79

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 10۔فروری 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

81

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار،10۔فروری2014

(یوم الاثنین،9۔ربیع الثانی1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

سورة الجُمُعَة آیات1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ (حقیقی) پاک (ذات) زبردست حکمت والا ہے(1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں اُنہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو اُن کے سامنے اُس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے(2)اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (اُن کو بھیجا ہے) جو ابھی اُن (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔اور وہ غالب حکمت والا ہے (3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے(4)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نُوری مکھڑا تے زُلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں
سو گئی اُمت تے آقا جاگدا
کیتیاں لجپال نے رکھوالیاں
ویہڑے تیرے کھیڈے رب دا لاڈلا
واہ حلیماں تیریاں خوشحالیاں
ویکھ کے رُتبہ بلال حبشی دا
ہو گئیاں قربان شکلاں والیاں

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میں دونوں طرف سے کہہ رہا ہوں کہ on his behalf سے پرہیز کریں۔ پہلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤاختر علی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے، یہ ملک سے باہر ہیں اور چھٹی لے کر گئے ہیں اس لئے ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔۔۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا آدھ گھنٹہ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے تاکہ ممبران آ جائیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(جناب سپیکر 5 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No, point of order دیکھیں! اب آپ اپنی کمیٹی کا احترام کریں۔

It looks nice. I will be grateful.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، اس طرح ٹھیک نہیں ہے، اس وقت اس طرح پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ میں Question Hour کے بعد آپ کی بات ضرور سنوں گا۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1407 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: محکمہ محنت کو بجٹ کی فراہمی، اخراجات ودیگر تفصیلات

*1407: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس بجٹ کو کن کن کاموں کے لئے استعمال کیا گیا، کون کون سی اشیاء خریدی گئیں، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ کن کن ملازمین نے یہ رقم وصول کی،ان کے نام،عہدہ و گریڈ سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے ملازمین فیلڈ ڈیوٹی کر رہے ہیں،انہوں نے گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے پٹرول پمپس کے پٹرول کم دینے کی بناء پر چالان کئے اور اس سے حکومت کی آمدن میں بتدریج کتنا اضافہ ہوا،سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کتنے ایسے ملازمین ہیں جو افسران کی ملی بھگت سے فیلڈ ڈیوٹی کے نام پر دفتر حاضر نہیں ہوتے اور گھروں میں بیٹھ کر تنخواہیں و دیگر مراعات حاصل کر رہے ہیں،ان کے نام،عہدہ نیز ان کی گزشتہ دو سالوں کی حاضری رپورٹس ایوان میں پیش کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ محنت اوکاڑہ کو گزشتہ پانچ سال کے دوران مندرجہ ذیل بجٹ فراہم کیا گیا:

سال	تنخواہ کا بجٹ	غیر تنخواہ بجٹ	کل بجٹ
2008-09	1625497/-	208014/-	1833511/-
2009-10	2249000/-	210800/-	2459800/-
2010-11	3051000/-	495000/-	3546000/-
2011-12	3280496/-	442589/-	3723085/-
2012-13	4055528/-	435000/-	4490528/-

(ب) محکمہ محنت اوکاڑہ میں ان سالوں کا بجٹ زیادہ تر ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا اور بہت کم رقم contingency اور دوسری اشیاء کی خریداری پر خرچ ہوئی ان سالوں میں مندرجہ ذیل اشیاء کی خریداری ہوئی۔

2008-09	بجلی ٹیلی فون وغیرہ کے بل ادا کئے گئے اور سٹیشنری خریدی گئی۔فرنیچر کی مرمت کروائی گئی۔
2009-10	بجلی ٹیلی فون سٹیشنری کے بل وغیرہ ادا کئے گئے۔کوئی غیر ضروری اخراجات نہیں کئے۔
2010-11	بجلی،ٹیلی فون،سٹیشنری کے بل وغیرہ ادا کئے گئے سائیکل والماریاں خریدی گئیں۔کوئی غیر ضروری اخراجات نہیں کئے۔ڈاک ٹکٹیں خریدی گئیں۔
2011-12	بجلی ٹیلی فون سٹیشنری کے بل وغیرہ ادا کئے گئے۔روم کولر،الماریاں اور UPS دفتری استعمال کے لئے خریدا گیا۔
2012-13	بجلی ٹیلی فون سٹیشنری کے بل وغیرہ ادا کئے گئے۔ڈاک ٹکٹیں وغیرہ خریدی گئیں۔غیر ضروری اخراجات نہیں کئے گئے۔

(ج) ضلعی دفتر محکمہ محنت اوکاڑہ میں سال 2008-09 تا 2012-13 میں تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم اور وصول کرنے والے ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	تنخواہیں ادا کیں	ٹی اے/ڈی اے کیا
2008۔09	1586125/۔	49746/۔
2009۔10	1792738/۔	33512/۔
2010۔11	2590643/۔	68195/۔
2011۔12	3269965/۔	99051/۔
2012۔13	3525359/۔	98395/۔

محکمہ محنت اوکاڑہ میں سرکاری گاڑی نہ ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل ملازمین نے ٹی اے/ڈی اے وصول کیا۔

سال	نام آفیسر	رقم
2008۔09	1۔طارق پرویز،ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر (BS-17)	42760/۔
	2۔شمس الحق،سٹینو گرافر(BS12)،(قائم مقام)لیبر آفیسر	6986/۔
2009۔10	1۔طاہر اقبال،ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر (BS-17)	23395/۔
	2۔محمد افضل،لیبر آفیسر (BS-16)	5231/۔
	3۔شمس الحق،سٹینو گرافر(BS12)،(قائم مقام)لیبر آفیسر	4886/۔
2010۔11	1۔طاہر اقبال،ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر (BS-17)	57370/۔
	2۔شمس الحق،سٹینو گرافر(BS12)،(قائم مقام)لیبر آفیسر	10825/۔
2011۔12	1۔طاہر اقبال،ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر (BS-17)	67161/۔
	2۔محمد افضل،لیبر آفیسر (BS-16)	24217/۔
	3۔شمس الحق،سٹینو گرافر(BS12)،(قائم مقام)لیبر آفیسر	7664/۔
2012۔13	طاہر اقبال،ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر (BS-17)	80885/۔
2012۔13	محمد افضل،لیبر آفیسر (BS-16)	11990/۔
2012۔13	سید عرفان اقبال،لیبر آفیسر(BS-16)	5520/۔

(د) ضلعی دفتر ضلع اوکاڑہ میں اس وقت چار ملازمین فیلڈ ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔

1۔	ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر(BS-17)	1
2۔	لیبر آفیسرز(BS-16)	2
3۔	لیبر انسپکٹر(BS-14)	1

صرف اسسٹنٹ ڈائریکٹر پٹرول پمپس چیک کرتا ہے۔پٹرول پمپس کے پٹرول کم دینے کی وجہ سے جو چالان کئے گئے اُس جرمانے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	چالان	جرمانہ	فیس جو خزانے میں جمع کروائی گئی۔
2008۔09	28	23000/۔	1266728/۔
2009۔10	32	28000/۔	1261653/۔
2010۔11	42	21000/۔	1521874/۔
2011۔12	38	17000/۔	2073515/۔
2012۔13	39	23000/۔	2547330/۔

(ہ) محکمہ محنت اوکاڑہ میں صرف چار افسران فیلڈ ڈیوٹی پر تعینات ہیں اور تمام اپنے اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں اور ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ کوئی بھی ملازم / فیلڈ آفیسر گھر بیٹھ کر تنخواہ وصول نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق یہ ہے کہ انہوں نے گزشتہ پانچ سال کے دوران غیر تنخواہ شدہ بجٹ کے اندر پیسوں کی جو allocation کی ہے تو وہ پیسے کس جگہ پر استعمال ہوئے ہیں؟ کیونکہ جو تفصیل دی گئی ہے یہ ساری تفصیل یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی کے حوالے سے ہے لیکن مجھے غیر تنخواہ کا بجٹ یعنی Non-development Budget کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وہ آپ سے Non-development Budget کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس میں ساری تفصیل لف ہے۔ جو وہ فرما رہے ہیں اگر اس کو specify کر دیں، کیا وہ Non-development Budget کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں تنخواہ کا بجٹ لکھا ہوا ہے اور میں غیر تنخواہ کے بجٹ کی بات کر رہا ہوں کیونکہ اس کے آگے کہیں پر بھی detail نہیں دی گئی کہ غیر تنخواہ والے بجٹ میں کیا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! کیا یہ پوچھ رہے ہیں کہ غیر تنخواہ بجٹ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! Non-development Budget آپ کی لوکل ضروریات پوری کرتا ہے خواہ اس میں آپ کو مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے یا الماریوں کی ضرورت ہوتی ہے مزید ٹیلیفون یا anything جو besides استعمال ہوتی ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس میں ٹیلیفون وغیرہ کا دیا ہوا ہے لیکن میرا سوال یہ تھا کہ غیر تنخواہ بجٹ کا نہیں دیا ہوا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!غیر تنخواہ بجٹ میں ٹی اے/ڈی اے بھی شامل ہوتے ہیں،الیکٹریکل بلز بھی شامل ہوتے ہیںNon-development Budget میں یہ سب کچھ شامل ہے۔

جناب سپیکر:جی،ان کی بات ٹھیک ہے۔کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!اس کی ابھی تفصیل تو نہیں آئی لیکن میں اس کی تفصیل مانگ رہا تھا۔

جناب سپیکر:جی،آپ نے تفصیل اس طرح تو نہیں مانگی۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!اچھا میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ محکمہ محنت اوکاڑہ میں سرکاری گاڑی نہ ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل ملازمین نے ٹی اے/ڈی اے وصول کیا۔پانچ سالوں میں348890روپے ٹی اے/ڈی اے کی مد میں دیئے گئے تو میرا سوال یا مشورہ یہ ہے کہ اگر گاڑی نہیں ہے تو لیبر آفیسر موٹر سائیکل پر بھی تو جا سکتے ہیں؟اگر پیچھے سائیکل خریدے گئے ہیں،موٹر سائیکل سے purpose تو solve ہو سکتا ہے۔ہم نے ان کو ٹی اے/ڈی اے کے اندر اتنی رقم دی ہے کہ ان چار افسران کے لئے موٹر سائیکل خریدے جا سکتے ہیں تو ہم کیوں ان کو اس نقطہ نظر سے نہیں دیکھ رہے کہ بہتر پیسوں کو بہتر طریقے سے استعمال کیا جا سکے؟

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!اب انہوں نے جو تجویز دی ہے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے محکمے میں فیصلہ کیا ہے کہ ہم ان کو موٹر سائیکل provide کریں گے،کچھ جگہ پر provide کر دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ باقی جگہوں پر اس سال provide کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر:جی،سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!یہ چار بندے ہیں،ہزاروں کی تعداد میں نہیں ہیں اگر ہمیں وزیر صاحب آپ کی وساطت سے کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ یہ چار افسران جو اوکاڑہ کے اندر ڈیوٹی پر ہیں وہ کب تک mobilize ہو سکیں گے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!انشاءاللہ ہم جلد ان کو provide کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی،آپ نے نشاندہی کر دی ہے اور وہ جلدی کر رہے ہیں۔اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

سید زعیم حسین قادری:جناب سپیکر!پریس کے دوست کارروائی کا بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،ان کو کیا ہوا؟

سید زعیم حسین قادری:جناب سپیکر!آپ ایک کمیٹی بنادیں جوان دوستوں کو منا کر لے آئے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں "جیہڑا بولے اوئی کنڈی کھولے" ایک تو آپ جائیں،آپ کے ساتھ ایک اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو لے جائیں۔

سید زعیم حسین قادری:جناب سپیکر!میرے خیال میں وزراء کی کمیٹی بھیجیں۔

جناب سپیکر: جی،ایک وزیر بھی بھیجتے ہیں۔ملک ندیم کامران صاحب، سردار شہاب الدین خان اور سید زعیم حسین قادری آپ مہربانی کرکے ان کو منا کر لے آئیں۔جی،اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے!

جناب احسن ریاض فتیانہ: سوال نمبر 1873 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-58 میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1873: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں کتنی فیکٹریاں، کارخانے اور ادارے محکمہ محنت کے پاس رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں/کارخانوں اور اداروں سے محکمہ کس کس مد میں رقم وصول کر رہا ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں / کارخانوں اور اداروں میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(د) محکمہ ان میں کام کرنے والے ملازمین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(ہ) ان اداروں سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم حاصل ہوئی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ محنت کے ڈسٹرکٹ آفس لیبر ضلع فیصل آباد کے مطابق پی پی۔58 فیصل آباد میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد چار ہے شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت رجسٹرڈ ادارہ جات کی تعداد 13 ہے اس حوالے سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت صرف وہ کارخانہ جات رجسٹر کئے جاتے ہیں جہاں ملازمین کی تعداد 10 یا 10 سے زائد ہوتی ہے اور وہاں کوئی مینوفیکچرنگ پراسس جاری ہوتا ہے جبکہ 10 سے کم ملازمین والے ادارے بالعموم شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈرینس 1969 کے تحت رجسٹرڈ ہوتے ہیں

محکمہ محنت کے ادارے سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت ضلع فیصل آباد پی پی۔58 میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں کی کل تعداد 16 ہے۔

(ب) محکمہ محنت کا ڈسٹرکٹ آفس لیبر ضلع فیصل آباد ورکرز کے لئے کارخانہ جات سے کوئی رقم وصول نہیں کرتا البتہ دکانوں کی رجسٹریشن کے لئے مبلغ 2 روپے تا 10 روپے فی دکان وصول کی جاتی ہے جس کی تجدید ہر دو سال بعد ہوتی ہے لیکن کارخانہ جات کی رجسٹریشن کی کوئی فیس نہیں ہے مزید یہ کہ قانون اوزان و پیمائش کے تحت اوزان و پیمائش کی سالانہ تصدیق سرکاری فیس لے کر کی جاتی ہے جو کہ سرکاری خزانہ میں جمع کرا دی جاتی ہے مزید برآں محکمہ محنت کا ادارہ سماجی تحفظ مذکورہ حلقے میں قائم صنعتی و تجارتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں رقم وصول کرتا ہے۔

(ج) محکمہ محنت ڈسٹرکٹ آفس لیبر کے تحت ضلع فیصل آباد میں رجسٹرڈ فیکٹریوں اور اداروں میں 813 کام کر رہے ہیں جبکہ ادارہ سماجی تحفظ کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی کل تعداد 859 ہے۔

(د) سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت مذکورہ کارکنان اور اُن کے لواحقین بشمول والدین کو مفت طبی امداد اور نقد مالی معاوضہ جات کی مد میں جو رقم فراہم کی جاتی ہے اُس کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان اور ان کے بچوں کو جو مروجہ قواعد وضوابط پر پورے اترتے ہیں ان کو سکالرشپ (مالی امداد) دی جاتی ہے اور میرج گرانٹ ایک لاکھ اور ڈیتھ گرانٹ پانچ لاکھ فی کس شرح سے (مالی امداد) دی جاتی ہے مزید بچوں کو تعلیمی اخراجات بشمول ہوسٹل، میس یونیفارم (موسم سرما اور گرما)، ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)، درسی کتب، کاپیاں اور سٹیشنری فراہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) محکمہ محنت ڈسٹرکٹ آفس لیبر کے تحت ضلع فیصل آباد نے مذکورہ اداروں سے سال 2011-12 ویٹس اینڈ میئرز کی مد میں فیس مبلغ 244535روپے اور سال2012-13 میں مبلغ 291148روپے جبکہ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت رجسٹریشن کی مد میں سال2011-12 میں مبلغ 120روپے اور سال 2012-13 میں مبلغ 140روپے رجسٹریشن فیس وصول کی جو کہ سرکاری خزانہ میں جمع کروادی گئیں۔

ادارہ سماجی تحفظ نے مذکورہ صنعتی و تجارتی اداروں سے مالی سال2011-12اور2012-13 کے دوران سوشل سکیورٹی کنٹریبیوشن کی مد میں بالترتیب مبلغ 4,559,161روپے اور 6,507,784روپے وصول کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جز(ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ 859ورکرز لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس پورے حلقہ میں کام کر رہے ہیں۔ جس حلقے میں تقریباً ایک لاکھ 20ہزار رجسٹرڈ ووٹرز ہوں اور اس کی آبادی اڑھائی تین لاکھ کے قریب ہو اور اس میں سے صرف850 ورکرز لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس رجسٹرڈ ہوں، میں ان سے پوچھنا چاہوں کہ کیا لیبر ڈیپارٹمنٹ وہاں پر صحیح طور پر کام نہیں کر رہا یا کوئی اور وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جب محکمہ نے جواب بھیجا ہے آپ اس وقت کی بات کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب والا!میں اسی وقت کی بات کر رہا ہوں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ اتنی بڑی آبادی میں سے ان کے پاس صرف850ورکرز رجسٹرڈ ہیں؟

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب والا!اگر میرے فاضل ممبر جواب اچھی طرح سے پڑھتے تو ان کو یہ سوال پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔محکمہ لیبر ڈسٹرکٹ فیصل آباد کے مطابق پی پی-58فیصل آباد میں فیکٹریز ایکٹ1934کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد چار ہے۔شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس69کے تحت رجسٹرڈ ادارہ جات کی تعداد13ہے۔یہاں پر حلقہ کی بات نہیں ہو رہی تھی بلکہ وہاں پر جتنے رجسٹرڈ ادارے ہیں ان کے مطابق وہاں پرemployeesہوتے ہیں، اس کے مطابق یہیfiguresہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب والا!میرا یہاں پر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے حلقہ کے اندر شوگر مل بھی موجود ہے اس کے علاوہ وہاں پر اور دوسری ملیں بھی موجود ہیں،اتنی زیادہ ملوں کے باوجود وہاں پر ان کے محکمہ نے صرف850بندے رجسٹرڈ کئے ہیں اس لئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ وہاں پر صحیح طرح کام نہیں کر رہا اگر محکمہ صحیح طرح سے کام کر رہا ہوتا تو صرف شوگر مل کے اندر ہی ہزار سے زیادہ ملازمین موجود ہوتے ہیں،ڈیپارٹمنٹ کو اس بات کا علم ہونا چاہئے تھا۔اس کے بعد اگر آپ آگے دیکھیں گے تو جواب کے اگلے حصے میں انہوں نے بتایا ہے کہ جو بھی ان کاprocedureہے اس کے تحت وہ اس کی فیس لے رہے ہیں،انہوں نے شاپس کی مد کے اندر120روپے بارہ سے تیرہ سال کے اندر لئے ہیں اور140روپے اس سال کے اندر وصول کئے ہیں۔کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہزاروں ایکڑ کے حلقہ کے اندر صرف اتنی ہی دکانیں ہوں گی یا تو اس کاdataہمیں غلط دیا گیا ہے یا پھر ہمارا محکمہ وہاں پر صحیح طور پر کام نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):ایک تو ان کی جو تجویز ہے ہم اسےwelcomeکرتے ہیں۔ہم ورکروں کو رجسٹرڈ کرنے میں شب و روز محنت کر رہے ہیں۔ہماری بہتری بھی اسی میں ہے کہ ورکرز رجسٹرڈ ہوں اور انہیں وہ تمام سہولیات مہیا کی جائیں جو ایک رجسٹرڈ ورکر کو حاصل ہونی چاہئیں،جہاں تک انہوں نے شاپس کے حوالے سے بات کی ہے تو میں عرض کروں گا کہ جوfamily

shops run ہیں ان کی ہم verification نہیں کرتے۔اس کے علاوہ ان کا ریٹ دو روپے سے لے کر دس روپے تک ہے، اس دو روپے سے دس روپے تک کے ریٹ سے اتنی ہی collection ہو سکتی تھی۔ یہ فیکٹریوں کے حوالے سے بات نہیں تھی بلکہ شاپس کے حوالے سے بات تھی اور اس میں دو روپے سے لے کر دس روپے تک کا ریٹ ہے اگر ایوان اس ریٹ میں اضافہ کرنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اس طرح contribution بھی بڑھ جائے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب والا! میرا اس ساری بات کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ محکمہ کو وہاں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ لیبر نے اب تک کتنے لوگوں کو provide facilities کی ہیں، مجھے یہ ان کی تعداد بتا دیں کہ اتنے لوگوں کو provide facilities کی ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): آپ نے کیا فرمایا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: آپ نے فرمایا ہے کہ وہاں پر 859 ورکرز ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کتنے ورکروں نے avail facilities کی ہیں، آپ اس ایوان کو کوئی idea دے سکتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): ہر وہ ورکر facilitate ہوتا ہے جو رجسٹرڈ ہو اور نہ صرف رجسٹرڈ ورکر کو بلکہ یہ ساری facilities ان کی اولاد کو بھی حاصل ہوتی ہیں ، جس طرح سوشل سکیورٹی کے ہسپتال ہیں اگر رجسٹرڈ ورکرز ہیں تو ان کو تمام سہولیات ملتی ہیں۔اس وقت ہمارے پاس ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب رجسٹرڈ ورکرز ہیں اور ان کے dependents ملا کر 51 لاکھ سے بھی زیادہ بن جاتے ہیں، یقیناً وہ سارے ان سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں، اس طرح ان کے لئے فری ایجوکیشن کی سہولت بھی موجود ہے اس کے علاوہ ان کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دفعہ رجسٹرڈ ہو جائیں اس کے بعد یہ سہولیات ان کا حق ہے اور ان کو یہ سہولتیں ملتی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! facilities تو میں نے بھی پڑھ لی ہیں میں نے صرف ان ورکروں کی تعداد پوچھی ہے جن کو یہ سہولیات فراہم کی گئی ہیں، کتنے لوگ محکمہ لیبر کی ان facilities سے مستفید ہو سکے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب والا! یہ number of peoples پوچھ رہے ہیں اس کے لئے یہ fresh question دے دیں میں اس کی exact figures بھی بتادوں گا۔ میں زبانی تو نہیں بتا سکتا کہ کتنے لوگوں کو facilities provide کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سوال نمبر 2422 ہے، جواب پڑھا ہو تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں دفاتر روزگار میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2422: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں دفاتر روزگار میں کون کون سے گریڈ کے کتنے افراد ملازم ہیں، ان کے لئے سالانہ بجٹ کتنا ہے؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں کتنے افراد کو ملازمت / روزگار فراہم کیا گیا اور زیادہ تر ملازمتیں کس نوعیت کی فراہم کی گئیں؟

(ج) کیا محکمہ روزگار نے لوگوں کو career planning / ملازمتوں کے حصول کے لئے تربیت اور مؤثر راہنمائی کا بھی کوئی انتظام کیا ہوا ہے، کیا محکمہ میں نوجوانوں کو مؤثر راہنمائی کرنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جدید تربیت کے حامل افسران بھی موجود ہیں، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں، کیا اس محکمہ کو برقرار رکھنے کا کوئی جواز موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں مینجر روزگار کا کوئی علیحدہ دفتر نہ ہے تاہم مینجر روزگار پنجاب میں واقع ضلعی دفاتر لیبر کے ماتحت کام کر رہے ہیں ان کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد		موجودہ تعداد	
مینجر Bs-16	اسسٹنٹ Bs-14	مینجر Bs-16	اسسٹنٹ Bs-14
34	34	19	0

حکومت پنجاب نے مینجر روزگار کو dying cadre قرار دے دیا ہے لہذا ان کی نئی تقرری نہ ہو سکتی ہے۔

مینجر روزگار کے لئے 14-2013 سالانہ بجٹ میں 16.40 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) مینجر روزگار کے فرائض میں ملازمت / روزگار فراہم کرنا شامل نہ ہے۔

(ج) مینجر روزگار کے درج ذیل فرائض ہیں:۔

1. لازمی افراد کے قانون مجریہ 1948 کے تحت مخصوص پیشہ ور افراد کی رجسٹریشن اور پاک فوج کو مطلوبہ افرادی قوت کی فراہمی میں معاونت

2. معذور افراد کی بحالی کے قانون مجریہ 1981 کے تحت رجسٹریشن اور محکمہ سوشل ویلفیئر کے ساتھ مل کر معذور افراد کو ملازمت کی فراہمی میں معاونت۔

پچھلے 5 سالوں کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ لازمی افراد کے قانون مجریہ 1948 کے تحت رجسٹریشن = 66475

2۔ معذور افراد کی بحالی کے قانون مجریہ 1981 کے تحت رجسٹریشن = 53752

محکمہ روزگار کے فرائض میں career/planning ملازمتوں کے حصول کے لئے تربیت اور مؤثر راہنمائی شامل نہ ہے۔ پنجاب حکومت مینجر روزگار کو dying cadre قرار دے چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ فرماتے ہیں کہ پنجاب حکومت مینجر روزگار کو Dying Cadre قرار دے چکی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسے کب سے Dying Cadre قرار دیا گیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب والا! جب سے TEVTA بنا اس وقت سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے under جتنے بھی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ آتے تھے وہ جب TEVTA کے پاس چلے گئے تو پھر ان کی utility ختم ہو گئی تھی اور اس کو Dying Cadre سال 2012 میں declare کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: Dying Cadre کی اس وقت جو پوزیشن ہے کیونکہ آپ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ 16.40 ملین بجٹ 14-2013 میں بھی مختص کیا گیا ہے where as ان کے ذمہ کام کوئی بھی نہیں ہے Dying Cadre کی status que کی جو پوزیشن ہے ان لوگوں کو کب تک ایسے ہی رکھا جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب والا! Dying Cadre کے متعلق آہستہ آہستہ process ہو رہا ہے۔ اس وقت ہمارے جو ضلعی دفاتر ہیں ان میں یہ لوگ 19 کی تعداد میں باقی رہ گئے ہیں۔ اب ان کی utility نہیں رہی کیونکہ پہلے employment exchange ہوا کرتے تھے اب

انٹرنیٹ کی وجہ سے، availability کی وجہ سے، information کی وجہ سے ان کی اتنی utility نہیں رہی۔ اس کے لئے process جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ particular محکمہ کے اندر ان کی utility نہیں ہے لیکن جب وہ کوئی کام نہیں کر رہے تو دوسرے محکموں کے اندر ان کو بھیج سکتے ہیں۔ بعض دوسرے محکموں کی vacancies کے اشتہارات آتے رہتے ہیں ان کو وہاں absorb کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس طرح سے public exchequer فضول میں ضائع ہو رہا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ اس کا process بہت جلد مکمل کر لیں گے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آپ اس میں کوئی time limit مقرر کر سکتے ہیں کہ اس process کو کب تک complete کر لیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ اس process کو within this year مکمل کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم ان کو absorb کر لیں گے کیونکہ اس عرصہ میں کچھ لوگ ریٹائرڈ ہو جائیں گے اور پورے benefits کے ساتھ ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ یہاں میں اس بات کی بھی clarification کر دوں کہ ان سے جو اس وقت کام لیا جا رہا ہے اس کی تفصیل بھی عرض کر دوں کہ اس وقت یہ registration of essential persons کے لئے data collect کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ disabled persons کے لئے جو District Assessment Board ہے اس کے بھی یہ ممبر ہیں لیکن میں آپ سے agreed ہوں کہ ان کی اتنی utility اب نہیں رہی اور ان کو باقاعدہ absorb کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے agree کر رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سوال نمبر 2423 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ضلعی سطح پر ورکرز کے حقوق و تحفظ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2423: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی سطح پر ورکرز کے حقوق کے تحفظ اور حکومت کی اعلان کردہ اجرت کی ورکرز کو ادائیگی کو یقینی بنانا لیبر ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، اگر یہ درست ہے تو

محکمہ نے ضلع لاہور میں ان امور کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے، یکم جنوری 2011 تا دسمبر 2012 عملدرآمد نہ کرنے والے کتنے اداروں کے چالان کئے گئے، حکومتی اقدامات پر عملدرآمد نہ کرنے والے فیکٹری مالکان کو کتنا جرمانہ ہوا اور مزید کیا کیا سزائیں ہوئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیکٹری ایریا کوٹ لکھپت لاہور میں متعدد فیکٹریز ایسی ہیں جہاں بہت کم تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں، بچے کام کرتے ہیں، شدید موسمی حالات اور انتہائی آلودہ ماحول میں کام کرنا پڑتا ہے، لیکن محکمہ کے لیبر انسپکٹرز ایسی تمام فیکٹریز سے منتھلی وصول کرتے ہیں اور ورکرز کے مفاد میں کوئی اقدامات نہیں کرتے؟

(ج) سال 2012 میں ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر لاہور نے ورکرز کی کٹوتی شدہ اجرتوں اور ورکرز کی فوتیدگی اور معذوری کے معاوضہ کے کتنے مقدمات کی سماعت کی اور کتنوں کو ادائیگی کی گئی؟

(د) ضلع لاہور کے ڈسٹرکٹ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس بورڈ کے 2012 کے دوران کتنے اجلاس ہوئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) یہ بات درست ہے کہ محکمہ محنت کے مجاز افسران فیکٹریز کا مُعائنہ کرتے ہیں اور لیبر قوانین کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مارچ 2012 سے پہلے فیکٹریز کی انسپکشن پر پابندی تھی البتہ اِس امر کی اجازت ملنے کے بعد 2012 میں پالیسی کے مطابق 631 کارخانہ جات کا مُعائنہ کیا گیا اور خلاف ورزی کرنے پر 421 چالان مرتب کرکے مجاز عدالتوں میں جمع کروائے گئے اور 82 چالان کے فیصلہ کے نتیجہ میں مبلغ -/51500 روپے جرمانہ ہوا۔

(ب) محکمہ محنت کم از کم اُجرت کے قانون پر عملدرآمد کروانے کے لئے ہر طور کوشش کرتا ہے۔ اِس پر عمل نہ کرنے والے کارخانہ مالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بچوں سے مُشقت کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کارخانہ مالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس بابت کوئی درخواست وصول ہوتی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ کے انسپکٹر کے خلاف الزام بے بنیاد ہے کیونکہ کسی بھی طرف سے لیبر انسپکٹر کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) 2012 میں مجاز اتھارٹی میں کٹوتی شدہ اُجرتوں کے 365 مقدمات دائر ہوئے اور 132 کے فیصلہ کے نتیجہ میں مُبلغ۔/368730 روپے کی ادائیگی کی گئی مزید یہ کہ فوتید گی اور معذوری کی مد میں 70 مقدمات کے فیصلہ کے نتیجہ میں مُبلغ۔/115,14,625 روپے کی رقم فوت شدہ مُلازمین کے لواحقین اور معذور مُلازمین کو ادا کی گئی۔

(د) ضلع لاہور کا ڈسٹرکٹ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس بورڈ غیر مؤثر ہو چکا ہے لہذا 2012 میں بورڈ کا کوئی اجلاس نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے اندر یہ ہے کہ محکمہ محنت کے مجاز افسران نے 631 فیکٹریوں کا معائنہ کیا اور لیبر قوانین کی خلاف ورزی پر 421 چالان مرتب کر کے مجاز عدالتوں میں جمع کروائے۔ 82 چالانوں کے فیصلے کے نتیجے میں-/51500 روپے جرمانہ ہوا۔ یہ فیکٹریاں ہیں جہاں لیبر کام کرتی ہے اور وہاں انکم ہوتی ہے لیکن اگر اس جرمانے کی رقم کو 82 پر divide کریں تو اس کی average 620 روپے بنتی ہے۔ یہ تو مذاق ہے کہ وہ خلاف ورزی کریں اور اتنا کم جرمانہ۔

جناب سپیکر: کیا عدالت کا کام یہ خود کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ suggest تو کر سکتے ہیں کہ اب یہ قوانین absolute ہو چکے ہیں اس لئے نئے قوانین بنائے جائیں اور محکمہ کس بلا کا نام ہے؟ suggest کرنا ان کا کام ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ان سے پوچھتے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! already انہوں نے point out کر دیا ہے، ان کی observation is well taken مگر یہ court decision ہے اور کچھ کیسز ابھی عدالت میں pending بھی ہیں۔ جو بھی جرمانے کئے گئے ہیں یہ محکمے نے نہیں بلکہ عدالت کی طرف سے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عدالت بھی جو operate کرتی ہے وہ اسمبلی کی طرف سے جو Act بنتا ہے اس کے preview میں کرتی ہے۔ اب اگر اتنے تھوڑے جرمانے رہ

گئے ہیں تو محکمہ اس پر workout کر کے جرمانہ increase کرے تاکہ deterrence پیدا ہو۔اب پانچ چھ سو روپے سے کیا deterrence create ہو گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ محکمے کا lapse ہے اور انہیں اس پر working کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!پچھلے اجلاس میں بھی سب کی cooperation کے ساتھ قوانین پاس ہوئے ہیں اور میں اسے further endorse کرتا ہوں کہ ہمیں ایسے قوانین پاس کرنے چاہئیں جن سے fines enhance ہو سکیں اور اس کا کوئی اثر پڑے I agree with you مگر یہ اسی وقت ہوں گے جب یہاں سے قوانین پاس ہوں گے اور ان پر implementation ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!جز(ب)میں میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں نے ایک تو یہ عرض کرنی ہے کہ فیکٹری ایریا کوٹ لکھپت لاہور میں جو فیکٹریاں ہیں ان میں تنخواہیں بھی کم دی جاتی ہیں اور وہاں بچے بھی کام کرتے ہیں۔یہاں پر جو خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں ان کا کوئی data موجود نہیں ہے۔یہ ٹھیک ہے کہ میں نے اس طرح کا کوئی سوال ہی نہیں کیا لیکن میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ذاتی طور پر کسی فیکٹری میں گئے ہیں جہاں یہ بچے کام کرتے ہیں، منسٹر صاحب!آپ نے کبھی visit کیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب آج کل بہاولپور میں زیادہ مصروف رہے ہوں گے اس لئے انہیں اخبارات پڑھنے کا ٹائم نہیں ملا۔میں تو جس شہر میں جاتا ہوں وہاں نہ صرف فیکٹریوں میں جاتا ہوں بلکہ وہاں مزدوروں کی یونینز سے ملتا ہوں، چیمبر آف کامرس سے ملتا ہوں، فیکٹریوں کے بھی دورے کرتا ہوں اور اس بات کو باور کروا دینا چاہتا ہوں کہ جہاں ہمارے سٹاف یا محکمے کے بندے اپنا کام پورا نہ کرتے ہوں۔

I take strong and strict action against such practices. I agree with you.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف محکمے اور اس فیکٹری کے مالکان کو اطلاع دیئے بغیر میرے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں جہاں میں نشاندہی کروں گا کہ بچے کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ضرور جائیں گے کیوں نہیں جائیں گے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں جانے کو تیار ہوں۔ ڈاکٹر صاحب! جب بھی آپ کہیں گے میں جانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جب آپ کہیں گے وزیر صاحب جائیں گے-میرے خیال میں اب اس پر رہنے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے تین چار ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز(د) میں لکھا ہے کہ ضلع لاہور کا ڈسٹرکٹ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس بورڈ غیر مؤثر ہو چکا ہے۔ مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ کب سے اور کیوں غیر مؤثر ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! وہی dying cadre والی بات آ گئی ہے میں نے جیسے پہلے آپ سے گزارش کی تھی کہ یہ dying cadre میں آتا ہے اس لئے غیر مؤثر ہوا ہوا ہے اب ان کو down the road abolish اور absorb کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، شاہ صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! آپ کے حکم پر ہم ندیم کامران صاحب کی سربراہی میں میڈیا والوں کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے تین بڑے important issues بتائے ایک تو کل ان کی صحافی کالونی میں ایک اڑھائی سالہ بچہ شعبان کھلے مین ہول میں گر کر انتقال کر گیا۔ ان کا یہ استدلال ہے کہ سیکرٹری انفارمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ کالونی میں کام مکمل کرائیں۔

جناب سپیکر: کون سے سیکرٹری؟

سید زعیم حسین قادری: سیکرٹری انفارمیشن کی ذمہ داری ہے اور وہاں پر کام مکمل نہ ہونے کی وجہ سے یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ ان کا دوسرا problem بہت ہی سنگین ہے اور میرے خیال میں رانا صاحب اس

پر بہتر بتا سکیں گے کہ ساہیوال میں آج سے تین دن پہلے ان کے وائس پریذیڈنٹ عبداللہ عمر صاحب کا قتل ہوا جس میں ایک سابق ایم پی اے جو پچھلی سے پچھلی حکمران پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کا اس میں main ملزم ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ ان کا تیسرا point یہ ہے کہ گوجرانوالہ پریس کلب کے صدر اور سیکرٹری کو کچھ لوگوں جن میں ارباب اختیار اور کچھ پولیٹیکل لوگوں کا نام لیا کہ ان کی طرف سے کسی issue پر ان کو دھمکایا جا رہا ہے یہ بھی ان کا ایک serious stress تھا۔ میں نے تمام گزارشات رانا ثناء اللہ خان کی خدمت میں پیش کر دی ہیں اب جس طرح یہ مناسب سمجھیں ایوان میں بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ابھی جواب آنے دیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اس کمیٹی میں شامل تھا اس لئے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات بھی سن لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ گوجرانوالہ سے پاکستان مسلم لیگ کے sitting Minister خرم دستگیر اور ان کے والد دستگیر خان قتل کو دھمکیاں دے رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شاہ صاحب نے پوری بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: وہ اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں بلکہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اس لئے بہتر تو یہ تھا کہ آپ ادھر بات کرواتے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو فرد ایوان میں اپنے اوپر لگائے گئے الزام کے جواب کے لئے موجود نہ ہو تو اس کے نام کا ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ زعیم قادری صاحب نے جو بات کی ہے میری اس میں گزارش ہے کہ آپ پریس گیلری کے دوستوں سے یہ request کریں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے واپس گیلری میں آئیں کیونکہ اس معزز ایوان میں اس صوبے کی عوام کے لئے جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ ایک ذریعہ ہیں جس سے اس ایوان کی کارروائی عوام تک پہنچتی ہے۔ یہ تینوں معاملات جن میں ساہیوال میں ان کے پریس کلب کے صدر کے قتل کا معاملہ ہے اگر وہ مناسب سمجھیں تو میں ڈی پی او ساہیوال سے

آج بات کر لوں گا اور اگر وہ کہیں تو ان کو تفتیشی رپورٹ کے ساتھ یہاں بلا لیں گے اور اس کیس کی investigation اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ جو ضروری ہے وہ بالکل according to law ہو گا۔ باقی جو انہوں نے گوجرانوالہ اور صحافی کالونی سے متعلق بات کی ہے ان میں ان کا جو نقطہ نظر ہے اسے verify کروا لیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غلط فہمی کا نتیجہ ہو گا لیکن بہر حال اگر گوجرانوالہ میں کوئی اس قسم کا معاملہ پایا بھی جاتا ہے تو ہم بیٹھ کر اسے resolve کرائیں گے اور اسی طرح صحافی کالونی میں جو واقعہ ہوا ہے اس پر جو بھی ذمہ داران ہیں ان کو قانون کے مطابق سزا دلوائیں گے لیکن آپ ان سے request کریں کہ وہ واپس آ جائیں، ابھی جب میں توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دے کر فارغ ہوتا ہوں تو دوسرے صوبوں سے ہمارے کچھ صحافی بھی آئے ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی میٹنگ ہے، پریس کلب کے صدر بھی ایک مسئلے پر ملنا چاہتے تھے تو اکٹھے کمیٹی روم میں بیٹھ کر یہ تینوں معاملات resolve کر لیں گے۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات سے گزارش ہے کہ آپ تشریف لے آئیں۔ آپ کی بات سنی گئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ اسمبلی سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! ذرا آپ جائیں اور انہیں لے کر آئیں۔

جناب محمد وحید گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھیں، مہربانی کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ معاملہ میرے حلقے کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی ان کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو لے آئیں۔ ذرا جلدی لائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران سید زعیم حسین قادری اور جناب محمد وحید گل میڈیا والوں کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2960 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مزدوروں کے لئے بنائی گئی کالونیاں و دیگر تفصیلات

*2960: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مزدوروں کے لئے پنجاب میں کتنی کالونیاں موجود ہیں اور ان میں کتنے کتنے گھر بنائے گئے ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مزدوروں کے لئے کتنی نئی کالونیاں بنائی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے بنائی گئی لیبر کالونیوں کی تفصیلات درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	لیبر کالونی کا نام	گھر/ فلیٹس/ پلاٹس کی تعداد
01	مدینہ لیبر کالونی گجرات	209 فلیٹس
02	کلیم شہید لیبر کالونی، فیصل آباد	3047 پلاٹس
03	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد	2299 پلاٹس
04	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی، فیصل آباد	252 پلاٹس
05	512 ملٹی سٹوری فلیٹس فیصل آباد	512 فلیٹس
06	علامہ اقبال لیبر کالونی، سیالکوٹ	504 فلیٹس
07	272 ملٹی سٹوری فلیٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	272 فلیٹس
08	نشتر لیبر کالونی، لاہور	4786 پلاٹس
09	گلشن لیبر کالونی، گوجرانوالہ	340 پلاٹس، 300 گھر
10	لیبر کالونی، رحیم یار خان	246 گھر
11	شیر بنگال لیبر کالونی فیز I تحصیل شیخوپورہ	471 گھر
12	شیر بنگال لیبر کالونی II، تحصیل شیخوپورہ	870 گھر
13	ساہوکی ملیاں لیبر کالونی شیخوپورہ	508 پلاٹس، 500 گھر
14	قاسم پورہ لیبر کالونی، ملتان	453 پلاٹس
15	لیبر کالونی، جہلم	150 پلاٹس
16	ورکرز سٹی میاں چنوں	169 گھر
17	لیبر کالونی، ساہیوال	295 پلاٹس
18	لیبر کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	301 پلاٹس
19	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور	1296 فلیٹس
20	لیبر کالونی، مظفر گڑھ	303 گھر
21	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی، فیصل آباد	1797 پلاٹس
22	محمد بن قاسم لیبر کالونی، فیصل آباد	3285 پلاٹس
23	ٹیپو سلطان لیبر کالونی، فیصل آباد	3134 پلاٹس

24	راجہ غضنفر علی خان،لیبر کالونی،فیصل آباد	1377پلاٹس
25	لیبر کالونی کالا شاہ کاکو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ	303پلاٹس
26	گلبہار لیبر کالونی،بوریوالا	571پلاٹس
27	گلگشت لیبر کالونی،سرگودھا	1418پلاٹس
28	لیبر کالونی،کمالیہ	713پلاٹس
29	لیبر کالونی،جھنگ	1365پلاٹس

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مزدوروں کے لئے دو نئی کالونیاں بنائی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ،لاہور،جس کی منظور شدہ لاگت 2177.200 ملین روپے ہے۔

2) لیبر کالونی مظفر گڑھ،جس کی منظور شدہ لاگت 407.089 ملین روپے ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!منسٹر صاحب سے ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ پچھلے پانچ سال کی جو detail دی گئی ہے ان میں maximum خالی پلاٹس ہیں، فلیٹس یا گھر بہت کم ہیں اور پچھلے پانچ سالوں میں صرف دو سوسائٹیاں بنی ہیں۔ان پلاٹس کی ایک لمبی لسٹ ہے،کب تک ان کی تکمیل ہو جائے گی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!پلاٹس کا پُرسان حال کسی سے ڈھکا چُھپا نہیں ہے۔جتنے بھی پرانے پلاٹس الاٹ کئے گئے انہیں استعمال نہیں کیا گیا یا پھر misuse کیا گیا لہذا وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بارے میں ایک فیصلہ کیا ہے کہ ہم اب فلیٹس بنا کر ورکروں کو handover کریں گے اور انہیں ان کی چابیاں دی جائیں گی۔اب ہم ان lines پر کام کر رہے ہیں۔جہاں جہاں فلیٹس بنائے گئے وہاں پر جاکر میں نے visit کیا۔مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی عار نہیں کہ ان فلیٹس کا visit کر کے میں بہت disappointed ہوا کیونکہ ہم نے جو کالونیاں develop کرنے کی کوشش کی اس میں occupancy بہت کم ہے۔محکمہ ہاؤسنگ نے جو کالونیاں develop کر کے دیں ان میں بہت سی missing facilities ہیں۔اب میں ان سب کالونیوں کو revisit کر رہا ہوں اور انشاءاللہ ان میں پائی جانے والی missing facilities کو ہم جلد پورا کریں گے۔ہم ان کالونیوں اور پلاٹس کو revive کر رہے ہیں۔ہم بڑے اچھے projects لے کر آ رہے ہیں۔ہم نے پہلے بھی ورکروں کو فلیٹس الاٹ کئے اور انشاءاللہ مزید بھی کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!مجھے پتا چلا ہے کہ راولپنڈی میں بھی ورکروں کے لئے کوئی کالونی موجود نہیں جو کہ وزیر صاحب کا اپنا حلقہ ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! کالونیاں ورکروں کی تعداد کے ساتھ linked ہیں۔ جہاں رجسٹرڈ ورکر زیادہ ہوتے ہیں وہاں پر کالونی بنائی جاتی ہے۔ اب اٹک آئل کمپنی اور بعض دوسری کمپنیوں کی وجہ سے راولپنڈی میں بھی کافی تعداد میں ورکروں کی رجسٹریشن ہو رہی ہے اس لئے وہاں پر بھی کالونی بنائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2962 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2962: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) چائلڈ لیبر قوانین کی خلاف ورزی پر پچھلے دو سال کے دوران کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان نے ILO کے کنونشن نمبر 138 برائے کم از کم عمر اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act, 1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance, 1969 کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act,1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع

قرار دی گئی ہے۔ موجودہ قانون Employment of Children Act,1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Child Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں مختلف سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ایک جامع پراجیکٹ کی تیاری پر بھی کام کر رہی ہے۔ جو کہ پورے صوبے میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں 2012 میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 119983 معائنہ جات کئے ہیں جس سے چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 1158 خلاف ورزیوں پر متعلقہ آجران کے چالان کئے گئے۔

مجاز عدالتوں نے جس پر۔/2,68,750 روپے جرمانہ عائد کیا ہے ۔2013 میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 152635 معائنہ جات کئے ہیں جس سے چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 1415 خلاف ورزیاں پر متعلقہ آجران کے چالان کئے گئے۔ مجاز عدالتوں نے جس پر۔/2,65,050 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!میں وزیر محنت سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی کہ گھروں میں ملازم بچوں کی کیا standing ہے کیونکہ جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا؟میں شرطیہ طور پر کہہ سکتی ہوں کہ ایوان میں تشریف فرما بہت سے معزز ممبران کے گھروں میں بچے کام کرتے ہوں گے۔ چائلڈ لیبر پہلے گھروں میں ہوتی ہے اور بعد میں فیکٹریوں کی بات آتی ہے۔وزیر موصوف اس جانب بھی ضرور توجہ فرمائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!میں معزز ممبر سے agree کرتا ہوں۔ ابھی حال ہی میں جو تشدد کا واقعہ سامنے آیا اس سے یہ بات مزید highlight ہوئی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک Criminal Act ہے اور اس کے مرتکب افراد کے خلاف Criminal Act کے تحت

مقدمات درج کئے گئے۔ہم نے اس بارے میں سخت notice لیا ہے۔آپ کو یہ سُن کر حیرت ہو گی کہ گھروں میں کام کرنے والے بچوں کے حوالے سے اس پورے region میں کسی نے بھی I.L.O کے کنونشن نمبر182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify نہیں کیا۔پوری دنیا میں صرف گیارہ ممالک نے اس کو ratify کیا ہوا ہے۔اگر ہم اس چیز کو ratify کریں گے تو

We will be taking the initiative in this region.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: میری یہ تجویز ہے کہ ہم اس حوالے سے سزاؤں کو مزید سخت کریں اور جو بھی اس کا مرتکب ہو اسے لازماً سزا دی جائے۔اس طریقے سے ہم چائلڈ لیبر پر کنٹرول کر سکیں گے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): آپ کی تجویز قابل تحسین ہے اور ہم اس پر غور کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بہت شکریہ

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوا اور آج کے سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

دی پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشنز کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کا معاملہ

*569: **میاں طاہر:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ نے لیٹر نمبر (FD.PC-14-38/78) مورخہ 12۔فروری2013 کے تحت سٹینو گرافر، سینئر سکیل سٹینو گرافر، پرسنل اسسٹنٹ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی اسامیوں کی اپ گریڈیشن کی منظوری دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ (PESSI) دی پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشنز کے تحت کام کرنے والے ان ملازمین کی محکمہ خزانہ کے درج بالا احکامات کی روشنی میں اپ گریڈیشن کا معاملہ اس ادارے کی گورننگ باڈی کی میٹنگ نمبر 121 مورخہ 5۔مارچ2013 کو پیش ہوا اور گورننگ باڈی کی اس میٹنگ میں ان ملازمین کی اپ گریڈیشن کی منظوری دے دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورننگ باڈی کی منظوری اور چار ماہ گزرنے کے باوجود ان ملازمین کی اپ گریڈیشن جو کہ اس ادارے میں کام کر رہے ہیں نہیں ہوئی ہے؟

(د) اس کی وجوہات کیا ہیں محکمہ لیبر، PESSI کے ایسے ملازمین کی اپ گریڈیشن کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف ب ج د): جی ہاں! یہ بات درست ہے۔ادارہ ہذا نے مذکورہ اسامیوں کو اپ گریڈ کر دیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسامیوں کے نام	موجودہ سکیل	اپ گریڈڈ سکیل
پرائیویٹ سیکرٹری	16	17
سٹینوگرافر گریڈ۔I	15	16
سٹینوگرافر گریڈ۔II	12	14

(متعلقہ حکم نامہ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

سپیشل ایجوکیشن کے فروغ کے لئے شروع کئے گئے منصوبوں کی تفصیلات

*716: بائوا اختر علی: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حکومت پنجاب نے 2008 سے 2012 تک سپیشل ایجوکیشن کے کون کون سے منصوبے شروع کئے؟

(ب) ان منصوبوں کے لئے مالی سالوں کے مطابق جو بجٹ مختص کیا گیا،اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر خصوصی تعلیم (جناب آصف سعید منیس):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ سپیشل ایجوکیشن نے 2008 سے2012 تک کل 51 منصوبے شروع کئے اور13۔2012 میں14 نئے منصوبے بھی شروع کئے ہیں جن کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال	منصوبوں کی تعداد
2008۔2009	09
2009۔2010	10
2010۔2011	03
2011۔2012	29
2012۔2013	14
میزان	65

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ان منصوبوں کے نام اور ان منصوبوں کے لئے مختص کی جانے والی رقم، جاری کردہ رقم اور ان منصوبوں کی مد میں خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل سال وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع شیخوپورہ: محکمہ کے دفاتر، سکول اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*601: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کے دفاتر، ہسپتال، سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ اداروں میں کتنی منظور شدہ اسامیاں اس وقت خالی ہیں، حکومت ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں سال 2011-12 سے آج تک سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے کارکنان کے علاج معالجے، ان کی رہائش اور بچوں کی تعلیم کے لئے حکومت کی طرف سے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) (i) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت کے دو دفاتر ہیں
ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر ملک انور علی روڈ شیخوپورہ۔
اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیروزوالا۔

(ii) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت ضلع شیخوپورہ میں ایک دفتر سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ اور درج ذیل ہسپتال و ڈسپنسریاں قائم ہیں۔

نمبر شمار	نام ہسپتال و ڈسپنسری	پتاجات
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال	مین فیصل آباد روڈ شیخوپورہ
2	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر	فیروزوٹواں
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	روپافل
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	دھنت پورہ
5	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	کھاریاں والا
6	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر	چاندی کوٹ

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ضلع شیخوپورہ میں کل چھ ورکرز ویلفیئر سکول ہیں جن کے نام و پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ورکرز ویلفیئر ز سکول	پتاجات
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	راناٹاؤن، شاہدرہ
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	راناٹاؤن، شاہدرہ
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) سیکنڈ شفٹ	راناٹاؤن، شاہدرہ
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	ساہو کی ملیاں
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	ساہو کی ملیاں
6	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) سیکنڈ شفٹ	ساہو کی ملیاں

(ب)

(i) ضلعی دفتر محکمہ محنت شیخوپورہ و فیروزوالا میں بھرتی کا اختیار ضلعی حکومت کے پاس ہے تاہم حکومت پنجاب کی طرف سے نئی بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے خالی اسامیوں کو پُر کرنا فی الحال ممکن نہ ہے۔ ڈسٹرکٹ آفس لیبر شیخوپورہ اور فیروز والا میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی و سکیل	تعداد اسامی	خالی اسامی
1	ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر BS-19	1	--
2	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر BS-18	1	--
3	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر BS-17	1	--
4	لیبر آفیسر BS-16	2	--
5	مینجر روزگار BS-16	1	1
6	لیبر انسپکٹر BS-14	1	--
7	اسسٹنٹ BS-14	2	-
8	سٹینو گرافر BS-14	2	1
9	سینئر کلرک BS-09	2	1
10	جونیئر کلرک BS-07	1	1
11	ڈرائیور BS-04	1	1
12	چوکیدار BS-01	1	1
13	نائب قاصد BS-01	3	--
14	سینٹر ی ورکر BS-01	1	--
	ٹوٹل	20	6

تفصیل اسامیاں دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیروزوالا

نمبر شمار	نام اسامی و سکیل	تعداد اسامی	خالی اسامی
1	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر BS-17	1	--
2	لیبر آفیسر BS-16	2	--
3	لیبر انسپکٹر BS-14	1	--
4	سٹینو گرافر BS-14	1	--

5	سینئر کلرک BS-09	1	1
6	چوکیدار BS-01	1	--
7	نائب قاصد BS-01	1	--
	ٹوٹل	8	1

(ii) ضلع شیخوپورہ میں قائم سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ، ہسپتال و طبی مراکز میں دوران مالی سال 13-2012 میں ملازمین، پیرامیڈیکل و میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ، خالی اور ورکنگ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام ڈائریکٹوریٹ	منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	تعینات شدہ اسامیوں کی تعداد	خالی اسامیوں کی تعداد
ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ ایڈمن ونگ	33	25	08
ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ میڈیکل ونگ	50	33	17
سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ	136	69	67
ٹوٹل	219	127	92

اگرچہ فی الحال اسامیوں کی بھرتیوں پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کی ہوئی ہے تاہم ادارہ سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن میں بھرتی کی خصوصی اجازت کے لئے سمری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی تھی جو منظور ہو چکی ہے اور بھرتیوں کا عمل حسب ضابطہ جلد شروع کر دیا جائے گا۔

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ضلع شیخوپورہ میں ورکرز ویلفیئر سکولز میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ان خالی اسامیوں پر بھرتی کی خصوصی اجازت کے لئے سمری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہے جس کی منظوری کے بعد بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا۔

نمبر شمار	نام ورکرز ویلفیئر ز سکول	کل اسامیاں	خالی اسامیاں
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) راناٹاؤن، شاہدرہ	90	17
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) راناٹاؤن، شاہدرہ	93	25
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) سیکنڈ شفٹ راناٹاؤن شاہدرہ	22	3
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) ساہو کی ملیاں	40	7
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) ساہو کی ملیاں	42	6
6	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) سیکنڈ شفٹ ساہو کی ملیاں	42	4
	ٹوٹل	329	62

(ج)

(i) ادارہ سوشل سکیورٹی نے تحفظ یافتہ کارکنان اوران کے لواحقین کو ان کے استحقاق کے مطابق مطلوبہ سہولیات اور فوائد کی بہم رسانی کے لئے مذکورہ بالا دفتر ڈائریکٹوریٹ اور ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کررکھی ہیں۔تفصیل جز(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاکہ ممکنہ حد تک قریب ترین جگہ سے کارکنان کو مستفید کیا جاسکے۔تاہم جو علاج معالجہ کی سہولت یہاں پر میسر نہ ہو اس کے لئے مریضوں کو سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ refer کردیا جاتا ہے۔یہاں یہ عمل بھی قابل ذکر ہے کہ ادارہ ہذا نے حال ہی میں سوشل سکیورٹی قوانین میں ترامیم کے ذریعے ان سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے ہیں۔

(ii) ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے کارکنوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے چھ سکول قائم ہیں جن کی تفصیل اوپر(جزالف)میں بیان کی گئی ہے اور کارکنان کی رہائش کے لئے تین لیبر کالونیاں ،رانا ٹاؤن، ساہوکی ملیاں اور کالا شاہ کاکو میں قائم کی گئی ہیں۔ضلع شیخوپورہ میں سال12۔2011 میں ویلفیئر گرانٹ کی مد میں مبلغ۔/134,178,316روپے مزدوروں اوران کے بچوں کی فلاح کے لئے ادا کئے، تفصیل درج ذیل ہے:

میرج گرانٹ	فوتیدگی گرانٹ	ذہانت وظیفہ	کل میزان
49,500,000روپے	39,950,000روپے	44,728,316روپے	134,178,316روپے

ضلع جہلم: محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1168: محترمہ راحیلہ انور:کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے تحت کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارے کتنے رقبہ پر قائم ہیں اوران کی عمارات کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان میں کتنے بچے کلاس وار زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان اداروں کو سال12۔2011اور13۔2012کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) ان اداروں میں کون کون سی میسنگ فیسلٹیز ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم(جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کل چھ ادارے کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ ہائی سکول فار دی ڈیف، بلال ٹاؤن، ڈسٹرکٹ جہلم
2۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولرنرز، بلال ٹاؤن ڈسٹرکٹ جہلم
3۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر فارVHC، روہتاس روڈ، ڈسٹرکٹ جہلم
4۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، دینہ قائداعظم ٹاؤن، ڈسٹرکٹ جہلم
5۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سوہاوہ، صفحہ ٹاؤن، ڈسٹرکٹ جہلم
6۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، محلہ کوٹ کلاں، پنڈدادن خان، ڈسٹرکٹ جہلم

(ب) مذکورہ اداروں کا رقبہ اور ان کی عمارات کتنے کمروں پر مشتمل ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ اداروں میں بچوں کی تعداد کلاس وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں کو سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں میں میسنگ فیسلٹیز کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت چلنے والے اداروں کی تفصیلات

*883: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس اس وقت کتنی رقم ہے اور یہ کس کس بنک میں اور کس اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

(ب) اس بورڈ کے تحت کتنے سکول صوبہ میں چل رہے ہیں؟

(ج) اس بورڈ کے تحت کتنے ہسپتال صوبہ میں کس کس ضلع میں چل رہے ہیں؟

(د) اس بورڈ کے تحت صوبہ میں کتنی ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) ان سکولوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس موجودہ رقم اور اکاؤنٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	بینک کا نام اور برانچ	اکاؤنٹ نمبر	26-08-2013 کو بیلنس	اکاؤنٹس کی نوعیت
1	بنک آف پنجاب، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	CPA-2803-4	7.688 ملین روپے	مین اکاؤنٹ، ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد سے جاری شدہ رقوم اس اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہیں جو کہ ایجوکیشن، ورکس اور ویلفیئر اکاؤنٹس کو جاری کی جاتی ہیں۔
2	بنک آف پنجاب، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	CPA-2803-12	18.382 ملین روپے	اس اکاؤنٹ سے سکالرشپ، ڈیتھ گرانٹ اور میرج گرانٹ پر خرچ کیا جاتا ہے۔
3	بنک آف پنجاب، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	CPA-2803-21	30.196 ملین روپے	اس اکاؤنٹ سے ڈویلپمنٹ ورکس اور maintenance پر خرچ کیا جاتا ہے۔
4	بنک آف پنجاب، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	PLS-901628	0.868 ملین روپے	اس اکاؤنٹ سے ورکرز ویلفیئر سکولوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔
5	بنک آف پنجاب، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور	PLS-901629	1.313 ملین روپے	فیس وصولی اکاؤنٹ، اس اکاؤنٹ میں ورکرز ویلفیئر سکولوں کے پرائیویٹ بچوں کی فیس جمع کی جاتی ہے۔ جو کہ ایجوکیشن کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔
	ٹوٹل:		58.447 ملین روپے	5 کروڑ 84 لاکھ 47 ہزار

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت پنجاب میں اس وقت 49 سکول کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس بورڈ کے تحت کوئی ہسپتال نہیں چل رہے ہیں۔

(د) اس بورڈ کے تحت کوئی ڈسپنسری نہیں چل رہی ہے۔

(ہ) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	اخراجات
2011-12	850.142 ملین روپے
2012-13	1240.773 ملین روپے

پنجاب کے سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1124: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سوشل سکیورٹی کے ہر ہسپتال میں مستحق برائے طبی علاج رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیامذکورہ بالاہر ہسپتال میں سٹاف کی تعدادایسے ہسپتالوں میں آنے والے مریضوں کے تسلی بخش علاج کے لئے کافی ہے؟

(ج) کیاپنجاب سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹر کل وقتی ہیں اور وہ رات کو بھی فرائض اداکرتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت قائم شدہ13ہسپتالوں میں سے طبی سہولیات حاصل کرنے والے کارکنان کی تعداد833,270ہے۔

(ب) جی ہاں!فی الوقت ادارہ ہذا کے تمام ہسپتا لوں میں موجود ڈاکٹروں و طبی ماہرین اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد مریض کارکنان اوران کے لواحقین کے علاج معالجہ کے لئے کافی ہے۔

(ج) جی ہاں! تمام سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف کا چوبیس گھنٹوں کا ڈیوٹی روسٹر بنایا جاتا ہے اور وہ اپنے فرائض اس کے مطابق اداکرتے ہیں۔

لاہور: گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن کواپنی عمارت میں منتقل کرنے کی تفصیلات

*2895:جناب فیضان خالد ورک:کیاوزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کی سرکاری عمارت جوکہ مغلپورہ چوک میں واقع ہے کوایک این جی او کے قبضہ میں دے دیاگیاہے جس کی وجہ سے مذکورہ سنٹر ہربنس پورہ نزدرنگ روڈپر ایک کرائے کی عمارت میں چلایاجارہاہے؟

(ب) مذکورہ این جی اواوراس کے سربراہ کانام نیزجس اتھارٹی نے یہ عمارت این جی اوکودی ہے، اس کانام اوربلڈنگ دینے کے لئے آرڈرز کی کاپی بھی فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول دور ہونے کی وجہ سے والدین کو بچوں کو لانے لے جانے میں بھی دشواری کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت معذور بچوں اور والدین کی سہولت کے لئے مذکورہ سنٹر کو عزیز بھٹی ٹاؤن میں اس کی ذاتی سرکاری عمارت میں منتقل کرنے اور بچوں کی سہولت کے لئے مزید ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خصوصی تعلیم (جناب آصف سعید منیس):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن کی سرکاری عمارت ایک این جی او کے حوالے کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور شروع دن سے ہی کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہے اور کبھی بھی اپنی سرکاری عمارت میں نہ رہا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور کی اپنی سرکاری عمارت نہ ہے لہذا عمارت کسی بھی این جی او کو دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیوں کہ حکومت پنجاب محکمہ سپیشل ایجوکیشن نے بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کے لئے ٹرانسپورٹ مہیا کر رکھی ہے۔

(د) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور کی اپنی کوئی سرکاری عمارت نہیں ہے جس میں اس سکول کو منتقل کیا جائے لیکن مستقبل میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن مناسب جگہ کی دستیابی پر سرکاری عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کے لئے پہلے ہی ٹرانسپورٹ مہیا کر رکھی ہے جس میں ضرورت پڑنے پر اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1125: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کتنے ہسپتال پنجاب سوشل سکیورٹی کمیشن کے تحت قائم کئے گئے ہر ایک کا محل وقوع بتائیں؟

(ب) مذکورہ بالاہر ہسپتال میں تعینات ڈاکٹروں اورپیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کیا تھی، تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت 13 بڑے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں، جن کے نام اور پتا جات کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1272: میاں طاہر: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) فیصل آباد میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ہسپتال اور ڈسپنسریاں / طبی ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں،ان کے نام، جگہ اور بیڈز کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) ان میں صنعتی اداروں کے مزدوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے سالانہ مدوار اخراجات بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت ضلع فیصل آباد میں درج ذیل طبی ادارے قائم کئے گئے ہیں:۔

-1	بڑاسوشل سکیورٹی ہسپتال	01
-2	منی ہسپتال جڑانوالہ	01
-3	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹرز	08
-4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں	27
-5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹرز	20
	ٹوٹل	57

مذکورہ طبی اداروں کے نام وپتا جات اور بستروں کی گنجائش کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ سماجی تحفظ کے تحت قائم شدہ ہسپتالوں میں جملہ طبی سہولیات وادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے جن میں آؤٹ ڈور وسپیشلسٹ ٹریٹمنٹ، کارڈیک وجنرل سرجری، گائنی،

ڈائیلسز وغیرہ وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔تاہم جو سہولت کسی ہسپتال میں دستیاب نہ ہو اس کے لئے مریض کو متعلقہ سہولت والے ہسپتال میں refer کر دیا جاتا ہے جس کا تمام تر خرچہ ادارہ برداشت کرتا ہے۔الغرض ادارہ ہذا اپنے تحفظ یافتہ کارکنان کو ہر قسم کی طبی سہولت فراہم کرنا اپنا نصب العین سمجھتا ہے۔نیز ادارہ ہذا کے تحفظ کو وسیع کرنے کے لئے متعلقہ قانون میں بھی ترامیم کروائی گئی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ کارکن اس ادارہ کی فراہم کردہ سہولیات و مالی فوائد سے بہتر طور پر مستفید ہو سکیں۔

(ج) مذکورہ بالا سوشل سکیورٹی ہسپتال میں مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	اخراجات برائے ادویات	اخراجات برائے تنخواہیں	کل میزان
2011۔2012	64,481,753	189,279,841	253,761,594
2012۔2013	76,587,243	251,831,729	328,418,972
کل میزان	141,068,996	441,111,570	582,180,566

علاوہ ازیں فیصل آباد میں قائم دیگر طبی مراکز میں علاج معالجہ و ادویات کی فراہمی اور نقد مالی معاوضہ جات کی فراہمی اور مذکورہ مراکز میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے ادارہ ہذا کے ملازمین کو تنخواہوں کی مد میں مالی سال 12−2011 اور 13۔2012 کے دوران اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	اخراجات برائے نقد مالی معاوضہ جات	اخراجات برائے ادویات	اخراجات برائے تنخواہیں	کل میزان
2011۔2012	46,985,467	17,485,701	139,113,882	203,585,050
2012۔2013	61,366,950	17,425,457	165,942,156	244,734,563
کل میزان	108,352,417	34,911,158	305,056,038	448,319,613

ضلع راولپنڈی: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1321: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کن کن مدات میں رقم فراہم کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ رقم کن کن اداروں اور منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ ضلع میں مزید ڈسپنسریاں یا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ نے مزدوروں کی فلاح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف،ب) محکمہ محنت کے تحت ضلع راولپنڈی میں

(i) ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران طبی سہولیات اور نقد مالی معاوضہ جات کی مد میں مختص کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	بجٹ برائے طبی امداد	بجٹ برائے نقد مالی معاوضہ جات	میزان
2008-09	43,752,884	7,084,622	50,837,110
2009-10	29,818,121	5,899,622	35,717,743
2010-11	31,558,369	5,837,958	37,395,884
2011-12	33,974,664	5,728,515	39,703,622
2012-13	42,616,448	6,231,979	48,848,427
میزان	181,720,486	30,782,300	212,502,786

(ii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ضلع میں دو سکول (برائے طلباء و طالبات) چل رہے ہیں مزید یہ کہ تعلیمی اخراجات / وظائف، شادی گرانٹ اور ڈیتھ گرانٹ کی مد میں گزشتہ پانچ سالوں میں فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعلیمی قابلیت		شادی گرانٹ		فوتیدگی گرانٹ	
	کیسوں کی تعداد	رقم (ملین میں)	کیسوں کی تعداد	رقم (ملین میں)	کیسوں کی تعداد	رقم (ملین میں)
2008-09	596	13.632	256	12.800	31	9.200
2009-10	533	11.895	294	17.440	29	8.400
2010-11	625	14.221	169	11.830	0	0
2011-12	638	20.801	239	16.870	10	4.800
2012-13	963	28.833	25	1.610	33	13.350
ٹوٹل	3355	89.112	983	60.55	103	35.75

مجموعی تعداد: 4441 کیسز کل رقم (ملین میں) 185.412

(ج) نہیں۔ فی الحال یہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی ضلع راولپنڈی رجسٹرڈ صنعتی اداروں کے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کی موجودہ تعداد کے لئے کافی ہے۔

(د) ادارہ سماجی تحفظ اور ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت مذکورہ ضلع میں مزدوروں کی فلاح کے لئے جو طبی، مالی و تعلیمی اقدامات کر رکھے ہیں ان کی تفصیل جز(الف) پر موجود ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ محنت کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1322: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت کے کتنے سکول کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار بتائیں اور ان بچوں کو کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان سکولوں میں اساتذہ و دیگر کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ محنت کے دو سکول ہیں ان کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	سکول کا نام اور ایڈریس
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی

(ب)

نمبر شمار	سکول کا نام	بچوں کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی	553
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی	472

ان بچوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہے ہیں:

(الف) یونیفارم (موسم سرما اور گرما کے لئے)

(ب) ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ہ) سٹیشنری

(ج) ان سکولوں میں کل 1025 بچے زیر تعلیم ہیں۔

(د) ان سکولوں میں اساتذہ و دیگر خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ ورکرز ویلفیئر سکول برائے طلباء اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی

نمبر شمار	نام اسامی	بنیادی سکیل	منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	موجودہ پر شدہ اسامیوں کی تعداد	خالی اسامیوں کی تعداد	مدت جب سے خالی ہیں
1	وائس پرنسپل	17	01	00	01	1999

2	ایس ایس ٹی/ایس ایس ای	16-17	21	17	04	ستمبر 2012
3	ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	02	01	01	28-1-2013
4	ای ایس ٹی/ای ایس ای	14	16	11	05	ستمبر 2012
5	کیئر ٹیکر	11	01	00	01	2012
6	اسسٹنٹ اکاؤنٹس	11	01	00	01	نومبر 2008
7	لیبارٹری اسسٹنٹ	11	01	00	01	2012
8	جونیئر کلرک	07	01	00	01	2012
9	مالی	02	03	01	02	2012
10	آیا	02	03	02	01	مئی 2012
11	خاکروب	01	04	01	03	دسمبر 2011
	ٹوٹل:۔		54	33	21	

2۔ ورکرز ویلفیئر سکول برائے طالبات اٹک آئل ریفائنری، مورگہ، راولپنڈی

نمبر شمار	نام اسامی	بنیادی سکیل	منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	موجود پر شدہ اسامیوں کی تعداد	خالی اسامیوں کی تعداد	مدت جب سے خالی ہیں
1	پرنسپل	18	01	00	01	12-03-2012
2	ایس ایس ٹی/ایس ایس ای	16	22	14	08	18-04-2012
3	ایس ایس ٹی/ای ایس ای	14	17	07	10	18-04-2012
4	اسسٹنٹ/کیئر ٹیکر	11	01	00	01	18-04-2012
5	اسسٹنٹ اکاؤنٹس	11	01	00	01	2006
6	لیبارٹری اسسٹنٹ	11	01	00	01	18-04-2012
7	جونیئر کلرک	07	01	00	01	2006
8	چوکیدار	01	02	00	02	2006
9	مالی	01	03	02	01	18-04-2012
10	آیا	01	03	02	01	18-04-2012
11	خاکروب	01	04	03	01	18-04-2012
	ٹوٹل:۔		56	29	27	

(ہ) اس وقت حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی ہے۔ پابندی ہٹانے کے لئے سمری ارسال کر دی گئی ہے، جیسے ہی پابندی ہٹائی جائے گی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

ضلع اوکاڑہ: لیبر آفیسر کی تعیناتی و کارکردگی کی تفصیلات

*1410: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں موجودہ لیبر آفیسر کب سے تعینات ہے؟

(ب) انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران حکومت کی آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر کے افسران و اہلکاران نے ضلع کی کتنی فیکٹریوں کے خلاف قانون کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانے کئے اور اس سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) لیبر آفیسر کے پاس گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فیکٹریوں کے مزدوروں کی طرف سے کس کس نوعیت کی کتنی شکایات آئیں اور ان پر مذکورہ آفیسر نے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

(ہ) مذکورہ آفیسر نے مزدوروں کی شکایات کے ازالہ کے لئے متعلقہ فیکٹریوں کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں مندرجہ ذیل لیبر آفیسرز تعینات ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1	محمد افضل	لیبر آفیسر	06-08-2007
2	سید عرفان اقبال	لیبر آفیسر	24-04-2012

(ب) انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران اوزان وپیمائش کو چیک کیا اور غیر تصدیق شدہ اوزان وپیمائش کی تصدیق کی جس سے حکومت کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور عوام کو اشیاء ضرورت درست ناپ تول سے میسر آئیں۔

(ج) 2003 سے مارچ 2012 تک فیکٹریز انسپکشن پر پابندی تھی۔ مارچ 2012 سے ضلع اوکاڑہ میں موجود تقریباً 325 فیکٹریوں کا محکمانہ قواعد کے مطابق لیبر آفیسران نے دورہ کیا اور قانون کی خلاف ورزی کرنے پر مالکان کو انتباہ کیا۔ چونکہ محکمہ محنت کے آفیسران خلاف ورزی پر جرمانہ عائد کرنے کے مجاز نہیں بلکہ چالان کر کے متعلقہ سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے جاتے ہیں، جہاں جرمانے ہوتے ہیں۔ اس سے گورنمنٹ کے خزانے میں رقم جمع ہوتی ہے۔

(د) لیبر آفیسران کے پاس گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فیکٹریوں کے مزدوروں کی طرف سے 60 شکایات درج ذیل نوعیت کی موصول ہوئیں۔

1۔ حکومت کی مقرر کردہ کم از کم اجرت۔
2۔ ملازمت سے برخواستگی۔

3۔ اوور ٹائم کا پورانہ ملنا۔

محکمہ محنت کے آفیسران نے حتی الامکان کوشش کرکے مزدوروں کی شکایات کو رفع کرنے کے اقدامات کئے۔ انہیں ملازمت پر بحال کرایا اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اجرت پوری دلوانے کے اقدامات کئے۔ بروقت اقدامات کرکے شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ہ) مذکورہ آفیسر نے گفت وشنید سے مزدوروں کی شکایات کا ازالہ کیا۔

ضلع اوکاڑہ: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1411: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ لیبر آفیسر کے دفتر میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازم کب سے تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر ملازم قواعد کے برعکس تین سال سے زائد اسی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) جو ملازمین عرصہ تین سال سے زائد اسی آفس میں تعینات ہیں، کیا حکومت ان کو قواعد کے مطابق فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کے خلاف گزشتہ پانچ سال کے دوران کرپشن و دیگر بے قاعدگیوں پر شکایات موصول ہوئیں، ان پر لیبر آفیسر نے کیا کارروائی کی، ان کی مکمل سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلعی دفتر محکمہ محنت اوکاڑہ کے دفتر میں تعینات ملازمین کی تعیناتی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ وگریڈ	تاریخ تعیناتی
1	طاہر اقبال	ڈسٹرکٹ آفیسر (BS-17)	24-10-2009
2	عبدالرشید	مینجر روزگار (BS-17)	365دن کی قبل از ریٹائرمنٹ رخصت پر ہیں اور 08.06.2014 کو ریٹائر ہوں گے۔
3	محمد افضل	لیبر آفیسر (BS16)	06-08-2007
4	سید عرفان اقبال	لیبر آفیسر (BS-16)	24-04-2012
5	عمران سرور	لیبر انسپکٹر (BS-14)	01-04-2013
6	شمس الحق	سٹینوگرافر (BS-12)	17-01-1983
7	محمد نعیم خان وٹو	سینئر کلرک (BS-09)	07۔05۔2009

8	تنویر احمد	نائب قاصد(BS-02)	01-04-1996
9	علی شیر	نائب قاصد(BS-02)	07-05-2009
10	شہادت علی	چوکیدار(BS-02)	28-01-2003

(ب) گریڈ17اور16 کے افسران کی کمی کی وجہ سے 2آفیسر تین سال سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں۔

(ج) تین سال سے زائد تعینات افسران کی ضلعی دفتر محکمہ محنت اوکاڑہ سے ٹرانسفر بوجہ افسران کی کمی فی الحال ممکن نہ ہے۔

(د) پچھلے پانچ سال کے دوران دفتر محکمہ محنت اوکاڑہ کے کسی بھی ملازم کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ :اکال والا روڈتین مرلہ لیبر ہاؤسنگ سکیم کا قیام ودیگر تفصیلات

*1611: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اکال والا روڈ پر تین مرلہ لیبر ہاؤسنگ سکیم کب بنائی گئی تھی؟

(ب) مذکورہ لیبر ہاؤسنگ سکیم میں واٹر سپلائی کی تعمیر اور نہر سے پانی لانے کے لئے پختہ کھال تعمیر کرنے پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ کھال اور واٹر سپلائی سکیم پر گورنمنٹ کی اتنی رقم خرچ ہونے کے باوجود ہاؤسنگ سکیم میں پانی فراہم نہیں کیا جارہا اس کا ذمہ دار کون ہے حکومت اس حوالے سے ذمہ داران کے خلاف کیا کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اکال والا روڈ پر پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ سے ایک لیبر ہاؤسنگ کالونی بطور ڈیپازٹ ورک تعمیر کروائی تھی۔ مذکورہ کالونی کی تعمیر 1994 میں مکمل کی تھی اور بعد میں مورخہ 27.01.2011 کو مذکورہ کالونی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ(لیبر ڈیپارٹمنٹ) کے حوالے کردی گئی۔

(ب) یہ کہ مذکورہ لیبر کالونی میں واٹر سپلائی سسٹم مع تعمیر شدہ کھال پر تخمینہ -/20,71,226 روپے کی لاگت سے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے تعمیر کی تھی۔

(ج) اس بارے میں عرض ہے کہ مذکورہ لیبر ہاؤسنگ کالونی محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے 1994 میں تعمیر کی تھی اور مذکورہ کالونی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ (لیبر ڈیپارٹمنٹ) نے مورخہ 27.01.2011 کو مذکورہ کالونی کا قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ مذکورہ کالونی میں میٹھے پانی کی ترسیل کے لئے پختہ واٹر ٹینک تعمیر کئے گئے اور واٹر ٹینک میں پانی پہنچانے کے لئے ہاؤسنگ کالونی سے ملحقہ نہر تک پختہ کھال تعمیر کیا گیا۔ تاہم مذکورہ کالونی لیبر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرنے کے وقت غیر فعال تھی۔ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کو اس معاملے کی انکوائری کرنے کے لئے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں کالونی سے ملحقہ گاؤں کے رہائشی افراد نے مٹی وغیرہ ڈال کر مذکورہ کھال بند کر دیا ہے۔ کالونی کی خستہ حالت کو دیکھتے ہوئے اس کی بحالی کے لئے ماہرین کی تقرری کا معاملہ ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کو بھیج دیا گیا ہے جس کی منظوری کے بعد ورکرز ویلفیئر بورڈ اس کی بحالی کا کام شروع کر دے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پہلے محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ جی، محترمہ!

تعزیت

سابقہ ایم پی اے سردار خرم نواب کی وفات پر دعائے مغفرت

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے سابقہ ساتھی ایم پی اے سردار خرم نواب طویل علالت کے بعد گزشتہ ہفتے انتقال کر گئے ہیں۔ میں درخواست کروں گی کہ اس معزز ایوان میں ان کے لئے فاتحہ خوانی اور دعا کروا دی جائے۔

جناب سپیکر: اس ایوان کے سابق ممبر سردار خرم نواب اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ہم سب اُن کے لئے دُعاگو ہیں۔ فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر
پنجاب کی ضلعی ترقیاتی کمیٹی میں منتخب نمائندوں کی بجائے ہارے ہوئے لوگوں کو شامل کرنا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب اجلاس شروع ہوا تو معزز قائد حزب اختلاف نے point raise کیا کہ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کی District Development Committees(D.D.C) میں حزب اختلاف کے معزز ممبران کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ کئی مرتبہ یہ on the floor of the House point raise کیا گیا لیکن اس کے باوجود اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا جس سے اس معزز ایوان کے معزز ممبران حزب اختلاف کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔اس حوالے سے تحریک استحقاق بھی بجھوائی گئی ہے جو کہ take up نہیں ہو رہی۔ کیا یہ امتیازی سلوک جمہوری روایات کی نفی نہیں؟ منتخب نمائندے جن کا تعلق پاکستان تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ(ق) سے ہو یا وہ آزاد ممبران ہوں کیا ان کا کوئی استحقاق نہیں بنتا کہ وہ D.D.C کے ممبر بنیں؟ حزب اختلاف کے ممبران سے ہارے ہوئے لوگوں کو District Development Committees میں شامل کر کے ہمارا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت اضلاع میں جو funding کروا رہی ہے اس میں بھی حزب اختلاف کے ممبران کو کوئی حصہ نہیں دیا جا رہا۔اس طریقے سے حزب اختلاف کے معزز ممبران کو ignore کیا جا رہا ہے۔ بارہا وزیر قانون سے گزارش کی گئی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا تو میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت اور وزیر قانون سے کہوں گا کہ on the floor of the House ہمیں بتایا جائے کہ کب تک ہمارے اس مطالبے پر عملدرآمد کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ انہوں نے متعدد بار مجھ سے بات کی اور میں نے بھی ان کی خدمت میں یہ گزارش کی ہے کہ according to rules and law صوبے میں development expenditure کرنے کا اختیار اور mandate موجودہ حکومت کا ہوتا ہے۔وہ حکومت جو کہ ایک democratic process کے تحت برسراقتدار آتی ہے یہ اختیار اس کا ہوتا ہے۔حکومت نے development

کے initiatives کی نشاندہی کے لئے ضلع،ڈویژن اور صوبے کی سطح پر ایک اپنا انتظام کیا ہوا ہے اور کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ یہ کوئی پارلیمانی function نہیں ہے، یہ اس ایوان کا function نہیں ہے اور یہ اس ایوان کے rules and business میں provided بھی نہیں ہے۔ اگر یہ حکومتی معاملات میں ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں تو میں نے ان سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ آپ حکم کریں ہم آپ کو اس سے بھی بہتر offer کرنے کو تیار ہیں تو District Development Committees کی تشکیل اس ایوان کا کوئی function نہیں بلکہ وہ ایک executive function ہے اور اگر یہ اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو انہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرنی ہوگی۔ اس کے بعد پھر یہ جہاں جہاں پر بھی District Development Committees کا حصہ بننا چاہیں تو most welcome بن جائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔ وہ کون سے rules ہیں کہ جن کے تحت ہارے ہوئے لوگوں کی نشاندہی پر development budget استعمال کیا جارہا ہے؟ پاکستان پیپلز پارٹی نے پچھلے پانچ سالہ دور میں ایک بنیاد رکھی ہے۔ ہم نے proper طور پر حزب اختلاف کو accommodate کیا اور ان کو funding کی ہے۔ موجودہ حکومت کی طرف سے حزب اختلاف کے ساتھ یہ سلوک جمہوریت کی نفی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی چاہتی ہے کہ جمہوریت کو چلنے دیں۔ ہم اس کو derail نہیں ہونے دیں گے لیکن یہ 1990 والی تاریخ مت دہرائی جائے۔ ہم نے گزارش کی تھی کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ق) وزیر اعلیٰ صاحب سے ملنا چاہتے ہیں تو رانا ثناء اللہ خان صاحب ہمیں time frame دیں اور assure کرائیں؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں چیف منسٹر صاحب سے ٹائم لے کر اور ان سے coordinate کر کے چیف منسٹر صاحب سے ملاقات کرادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ نے مجھے صحافی بھائیوں کو منانے کے لئے باہر بھیجا تھا تو وہ پریس گیلری کی لابی میں واپس آ گئے ہیں اُن سے یہ طے ہوا ہے کہ جیسے رانا ثناء اللہ خان صاحب

نے اُن کی بات کو ایک weight بھی دیا ہے اور surety بھی دی ہے کہ صحافی بھائیوں کی جو جائز بات ہو گی ہم اُس کو address کریں گے اور جیسے ہی یہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو پریس کے دوست رانا ثناء اللہ خان صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، Welcome back۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے یہاں پر یہ فرمایا ہے کہ آپ چیف منسٹر صاحب سے ملیں پھر آپ کو فنڈز دیئے جائیں گے۔ آپ اسمبلی کی proceeding نکال کر دیکھ لیں کہ اسی ایوان میں جہاں پر آج میں کھڑا ہوں یہاں پر رانا ثناء اللہ خان صاحب کھڑے ہو کر جناب سپیکر سے فنڈز کے حوالے سے بات کیا کرتے تھے اور حکومت سے فنڈز لیا کرتے تھے۔ گزارش یہ ہے کہ development fund ہمارے گھروں میں نہیں لگنا۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قانون کے تحت ہے تو وہ کون سا قانون ہے؟ مجھے وہ قانون دکھا دیں جس کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ صرف حکومت کام کرے گی اور اپوزیشن کے حلقوں میں فنڈز نہیں دیئے جائیں گے اور فنڈز ہمارے اکاؤنٹس میں نہیں آنے بلکہ فنڈز سے لوگوں کے کام ہونے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ایوان کو چلانا چاہتے ہیں تو پھر آپ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ایوان اس وقت چلے گا کہ جب اپوزیشن کو اُس کا حق دیا جائے گا اور اگر آپ اپوزیشن کو اُس کا حق نہیں دیں گے تو پھر میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو guarantee دیتا ہوں کہ ہم ایوان نہیں چلنے دیں گے۔ ہم پھر بات نہیں مانیں گے، پھر بات باہر ہو گی، ہم اپنی اسمبلی باہر لگائیں گے، باہر بیٹھا کریں گے۔ اگر آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ یہی سلوک کرنا ہے کہ ہمارے حلقوں کو اس وجہ سے ignore کیا جا رہا ہے کہ اُن لوگوں کا جُرم یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں، انہوں نے پی ٹی آئی کو ووٹ دیئے ہیں، انہوں نے (ق) لیگ کو ووٹ دیئے ہیں، انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! جب میں اس ایوان میں منسٹر کے طور پر بیٹھا کرتا تھا میں آپ کو guarantee دیتا ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر میرا مخالف ایم این اے مسلم لیگ (ن) سے تھا تو حلقہ میں اُس کے کام بھی ہوئے، وہاں پر اُس کے نام کی تختیاں بھی لگی ہیں اور آج بھی وہاں پر جو تختیاں لگی ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اُس حکومت نے ان کو فنڈز دیئے تھے اور اس floor پر ان کی پانچ سال یہی لڑائی رہی ہے۔ ہمیں اس طرح سے treat مت کریں ہم elected members ہیں، ہم ووٹ لے کر آئے ہیں، لوگوں نے ہم پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اگر آپ ہمارے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو کوئی بات نہیں۔ ہم

انشاء اللہ تعالیٰ بائیکاٹ کر جائیں گے آپ ایوان چلا لیں۔ جیسے آپ کا دل کرتا ہے آپ کر لیں۔ آپ اس ایوان کے Custodian ہیں، آپ نے ایوان چلانا ہے اور حکومتی بنچیز و اپوزیشن بنچیز کو ساتھ لے کر چلنا آپ کا کام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں فنڈز کی ضرورت نہیں ہے آپ وہاں پر development کرائیں۔ میرے حلقہ میں پچھلے پانچ سال بھی کام نہیں ہوا جب میں وہاں پر ایم پی اے نہیں تھا اور اب بھی وہاں پر ایک دھیلے کا کام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اپوزیشن نے ایوان کے اندر کردار ادا کرنا ہے یا باہر سیڑھیوں پر اجلاس کرنا ہے تو یہ ان کی اپنی choice ہے۔ یہ جہاں پر بھی اپنا کردار کرنا چاہتے ہیں یہ ان کا اپنا فیصلہ ہو گا لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جی یہ کون سا قانون ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ بجٹ اجلاس جون میں ہونا ہے اُس میں ہر ایک motion میں یہ لکھا جاتا ہے کہ اتنے ارب، اتنے کروڑ، اتنے لاکھ روپے گورنر کو ایکسائز کے لئے، development وغیرہ کے لئے جو مختلف departments ہوتے ہیں اور گورنر He has to act on the advice of the Chief Minister. اس لئے بالکل یہ بڑا واضح قانون موجود ہے اور وہ اخراجات development کے ہوں، تنخواہوں کے ہوں، health کے ہوں، education کے ہوں یہ پورا ایوان اُن کی approval دیتا ہے اور اُس کے تحت حکومت development کے اخراجات کرتی ہے۔ جہاں تک ان کی یہ بات ہے کہ حلقوں کو نظر انداز کیا جائے گا تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تمام حلقوں میں مساوی فنڈز خرچ کئے جائیں گے۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کے حلقہ میں جتنے فنڈز خرچ کئے جائیں گے یہ اگر کہیں گے تو میں ان کو اُس کی پوری تفصیل فراہم کر دوں گا۔ باقی اگر یہ ہمارے ساتھ مل کر development میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو ہم اُس کے لئے بھی ان کو most welcome کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں انشاء اللہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب سے ٹائم لے کر ان کی ملاقات کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، قائدِ حزبِ اختلاف!

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب نے جمعہ والے دن بھی یہاں پر اس طرح کی بات کی تھی۔ انہوں نے خود یہ اقرار کیا کہ development کے لئے فنڈز رکھے ہوتے ہیں اور وہ فنڈز District Committees کی disposal پر چلے جاتے ہیں۔ اب وہاں پر جو

شکست خوردہ لوگ ہیں جو منتخب نمائندے نہیں ہیں اُن کے ذریعے سے اگر آپ proposals منگوا کر وہاں پر development کرائیں گے اور اُن کی تختیاں لگائیں گے تو اس سے وہاں کے منتخب نمائندے کی توہین ہے، اس ایوان کی توہین ہے اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کی توہین ہے۔ انہوں نے اگر یہاں پر جمہوری روایات کو پنپنے کا موقع دینا ہے تو انہیں اپنے روّیے پر نظر ثانی کرنی ہوگی، ہم نے پچھلی دفعہ بھی ایوان میں یہ بات کی تھی، جمعہ والے روز بھی یہ بات کی تھی اور رانا ثناء اللہ خان کا یہ اصرار کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے مل لیں، اُن سے request کریں تو پھر آپ کو فنڈز ملیں گے۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو ہماری طرف سے بھی یہ درخواست کر دیں کہ خدارا اس ایوان میں تشریف لے کر آئیں اور یہاں ایوان میں جب وہ آئیں گے تو یہاں پر لوگوں کے جذبات کا اُنہیں پتا چلے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ منتخب نمائندوں کا یہ جمہوری حق ہے اور یہ ہمارا استحقاق ہے۔ ہمارے حلقہ نیابت میں جن لاکھوں لوگوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں اُن کو ہم اس development سے کیوں deprive کر رہے ہیں، اُنہیں اُن کے حق سے کیوں محروم کر رہے ہیں؟ یہ بڑی genuine اور جائز بات ہے۔ ہم اس پر پہلے بھی بات کرتے رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ یہاں پر رانا ثناء اللہ خان کہیں کہ آپ جا کر وزیر اعلیٰ سے درخواست کریں تو پھر آپ کے کام ہوں گے بلکہ رانا صاحب کو یہاں پر کوئی verdict دینا ہوگی۔ اگر یہ development schemes میں elected members کا لفظ ڈالتے ہیں تو elected members ہی DCC's Committees کے اندر جا کر بیٹھیں گے وہاں پر شکست خوردہ لوگوں کو نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے اپوزیشن کے ہمارے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ ایوان smooth چلے جس طرح میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے بھی کہا تو پھر انہیں ہمارے حقوق کا خیال بھی کرنا ہوگا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! عرض صرف یہ ہے کہ معزز ممبران تحریک انصاف یہاں پر تشریف فرما ہیں اور فنڈز کے بارے میں جو بحث کی جا رہی ہے یہ خالصتاً تحریک انصاف کے منشور کی نفی ہے یہ اپنے منشور میں بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ فنڈز لینا بددیانتی ہے، فنڈز بند کئے جائیں اور یہی خیبر پختونخواہ میں بھی جاری ہے۔ وہاں نہ تو کوئی فنڈز کی بات کرتا ہے اور یہ خود بارہا کہہ چکے ہیں کہ ایم پی ایز کا فنڈز لینا اور فنڈز مانگنا بددیانتی ہے اور یہ کرپشن کو جنم دیتی ہے۔ میاں محمود الرشید صاحب میرے بڑے بھائی قائد حزب اختلاف آج اپنے ہی منشور کی نفی کر رہے ہیں۔ میں صرف اس کی نشاندہی کرنا چاہتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر یہ دھونس دھاندلی اور جعلی طریقے سے اس پنجاب کے اندر بلدیاتی انتخابات نہ کرائیں اور premature دو سال پہلے ان اداروں کو یہ ختم کر دیں اور چھ چھ ماہ کا وقت لے کر یہ time pass کریں، لوگ اپنے مقامی مسائل کے حل سے محروم ہو جائیں اور ان کے ترقیاتی کام نہ ہوں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کسی کو ایک پیسا بھی نہ دیں لیکن یہ فوری طور پر بلدیاتی الیکشن کا اعلان کریں، بلدیاتی الیکشن کرائیں اور یہ فنڈز ان کو دیں۔ یہ سارے حکومتی ٹی ایم ایز کون لوگ ہوتے ہیں کہ یہ ٹی ایم ایز کے ذریعے سے کروڑوں روپے کی لاگت سے تمام سکیمیں کرائیں۔ ہمارا یہ اصولی مؤقف ہے اور ہم یہ ترقیاتی فنڈز نہیں مانگ رہے بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیاں جو ہیں جس میں priorities طے ہوتی ہیں۔ اضلاع کی تعمیر و ترقی کی تمام کمیٹیوں میں ایم پی ایز جو منتخب نمائندے ہیں ان کو شامل ہونا چاہئے۔ یہ ترقیاتی فنڈز جو دیئے جا رہے ہیں تو ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو فوری طور پر روکیں، بلدیاتی الیکشن کرائیں اور بلدیاتی نمائندوں کو یہ فنڈز دیں تاکہ گلی محلے کے سارے کام ان اداروں کے ذریعے سے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ان سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے بھی کوشش کی ہے۔ اب آگے الیکشن نہ ہوں تو وہ کیا کریں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بلدیاتی الیکشن کا فی الفور اعلان کیا جائے تو پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پنجاب حکومت اس بات پر بالکل committed ہے۔ قائد حزب اختلاف کی جماعت نے اور ان کے لوگوں نے ہائی کورٹ سے فیصلہ حاصل کیا ہے کہ delimitation کا process الیکشن کمیشن کرے اور الیکشن کمیشن delimitation کر کے announce کرے اس لئے الیکشن کمیشن جب جو date announce کرے گا پنجاب حکومت اس پر بلدیاتی الیکشن کرانے کے لئے تیار ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی ہم نے عدالت کے حکم پر الیکشن کے process کو پوری طرح سے شروع کیا اور جو جو کام انہوں نے کہا ہم نے اسے time line کے مطابق مکمل کیا۔ اس بات کا جہاں تک تعلق ہے کہ فنڈز ایم این ایز اور ایم پی ایز کو دیئے جائیں تو ہم نے ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹیاں بنائی ہیں اور یہ کمیٹیاں ایک executive order کے تحت معرض وجود میں آئی ہیں۔ یہ کوئی پارلیمانی رولز یا اسمبلی رولز نہیں ہیں۔ وہ executive order ہے اور اس میں کوئی قدغن نہیں ہے کہ اس میں کوئی

ایم این اے یا ایم پی اے ہو سکتا ہے اس میں ایک عام شہری بھی ہو سکتا ہے، کوئی technocrat بھی ہو سکتا ہے، کوئی worker بھی ہو سکتا ہے اور اسی کے حساب سے ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کی composition ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں DCC کے بارے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے نوٹیفکیشن کو آپ کو پڑھنا چاہئے۔ اگر پڑھا ہے تو آپ کو پتا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کس لئے پڑھنا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں میانوالی کے حوالے سے عرض کروں گا کہ وہاں پر ہمارے معزز ممبر امانت اللہ خان صاحب ہیں جو ایوان میں بھی موجود ہوں گے وہ ہماری DCC کو preside کرتے ہیں۔ وہ elected member ہیں اور اس وقت اس کمیٹی کو preside بھی کر رہے ہیں۔ اس میں ہر محکمہ کے افسران بھی شامل ہیں۔ میرے حلقہ میں جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر حلقہ کو مساوی فنڈز مل رہے ہیں تو اس دفعہ میرے حلقہ پی پی۔45 اور پی پی۔46 میں ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا۔ میں اس ضمن میں writ petition میں چلا گیا، وہاں پر ان کے اپنے پی اینڈ ڈی کے چیئرمین کو معزز ہائیکورٹ نے direction دی کہ آپ لوگ وضاحت پیش کریں کیونکہ ہمارے لوگ گئے تھے جو کہ ووٹر تھے وہ کورٹ میں گئے تھے۔ رانا صاحب کی گورنمنٹ کے اپنے پی اینڈ ڈی کے چیئرمین صاحب نے یہ وضاحت دی ہے کہ elected representative جو اس حلقہ کا موجود ہے وہ point out کر سکتا ہے عام ووٹر point out نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! ہمارا عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک چیز فائنل کر لیں یا تو یہ کریں کہ ہمارے حلقہ کے لوگوں کو جو وہ ٹیکس دے رہے ہیں ان کو exempt کر دیں۔ وہ ایگریکلچر ٹیکس دے رہے ہیں اور تمام تر ٹیکس دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا یہ گناہ اور قصور ہے کہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف، پاکستان مسلم لیگ (ق) یا پاکستان پیپلز پارٹی کے بندے کو منتخب کیا ہے؟ ان لوگوں کو ٹیکس سے exempt کریں کیونکہ یہ ان لوگوں کا حق ہے۔ ہم اپنے لئے کچھ نہیں مانگ رہے، ہمارے لئے گلی محلہ کچھ نہ بنائیں، ہمارے جہاں جہاں گھر ہیں اگر وہاں پر کچھ ہے تو وہ بھی اکھیڑ دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا

لیکن میں اتنا عرض کروں گا کہ آپ کی اُدھر سے جو directions آرہی ہیں پی اینڈ ڈی کے چیئر مین صاحب کی directions ہیں۔ ہم دوبارہ ہائیکورٹ میں جارہے ہیں کہ کم از کم ہمیں ایک چیز مکمل بتا دی جائے کہ اِدھر کیا ہو رہا ہے، باہر کیا ہو رہا ہے اور آپ کے محکموں میں کیا ہو رہا ہے؟ وہ direction دے رہے ہیں کہ representative ہمیں direct کرے اور representative کے بارے میں رانا صاحب معزز وزیر جو ہمارے پاس دستیاب supreme authority یہی ہیں چیف منسٹر صاحب تو اِدھر نہیں ہیں۔ ہم ان سے یہی گزارش کریں گے کہ ایک direction پر چلیں۔ یہ یا تو ان کی wordings change کر دیں کہ جو آپ کے representative ہیں وہ کسی کمیٹی میں شامل نہیں ہو سکتے تو میرا خیال ہے کہ میں اپنے اپوزیشن کے معزز ممبران سے گزارش کروں کہ پھر ہمیں Standing Committees کو بھی چھوڑ دینا چاہئے تاکہ پھر ہمارا function ہی ختم ہو جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب ہر چیز پر آپ کا حق ہے تو پھر بسم اللہ۔ آپ نے دیکھا ہے کہ میانوالی میں ہمارے ایک بھائی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے ہیں۔ ان کی کاوش ہے اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے لئے معزز ہیں۔ آج سے چار دن پہلے چیف منسٹر صاحب نے خود DCO کی ٹرانسفر کی ہے۔ چیف منسٹر صاحب کا وہاں دورہ تھا ملک اسلم صاحب گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے تو لمبی سٹوریاں شروع کر دی ہیں۔ آپ relevant بات کریں تو میں بھی پوچھنے والا بنوں۔ مجھے اب Call Attention Notices لینے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اگر ہمیں ہر چیز میں ignore کرنا ہے تو ہمیں بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں انہیں کہتا ہوں کہ sympathetic consideration ہونی چاہئے اور وہ کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے کام کرنے دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں دوبارہ اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ اگر انہوں نے یہاں on the floor of the House بات کرنی ہے تو پھر جو rules and laws ہیں، جو Rules of Business ہیں اور جو یہاں پر ممبر کا استحقاق ہے اس کے مطابق جواب ہوگا۔ اگر یہ otherwise گورنمنٹ سے کوئی favour چاہتے ہیں تو پھر اس کا یہ طریقہ نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "No,No" کی نعرہ بازی)

اس کے لئے پھر یہ بیٹھ کر بات کریں اور اس سے پہلے یہ اپنے گھر میں بیٹھ کر مشورہ کر لیں۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ میاں محمود الرشید صاحب نے اپنے بھائی کی ٹرانسفر یا ان کو کسی جگہ تعینات کرنے کے لئے قطعی طور پر مجھے کہا اور نہ ہی کسی اور کو کہا۔ ان کی میرٹ پر ہم نے تعیناتی کی اور اس کے بعد جوان کی جماعت نے ان کے ساتھ کیا وہ سب کے علم میں ہے۔ آپ پہلے مشورہ کر لیں کہ آپ نے کرنا کیا ہے اس کے بعد پھر بیٹھ کر بات کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وہ citizen of Pakistan ہیں۔ ان کے rights برابر ہیں اگر وہ میرٹ پر پورے اترتے ہیں تو چاہے وہ کسی بھی پارٹی کے ممبر کا بھائی ہو یا کسی کا بھتیجا ہو اس کا حق ہے۔ میرے خیال میں تو یہاں ایسی بات ہو ہی نہیں سکتی اور ہونی بھی نہیں چاہئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس میاں مناظر حسین رانجھا صاحب کا ہے، ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں اس لئے میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگلے اجلاس تک pending کرانا چاہتا ہوں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No, no۔ بڑی مہربانی۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 405 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔ میاں صاحب! آپ اسے پڑھیں۔

لاہور: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت کی تفصیل

405: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بحوالہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 2014-01-13 کی خبر کے مطابق، کیا یہ درست ہے کہ پاکستان تحریک انصاف لاہور کی صدر محترمہ نیلم اشرف کے بیٹے کو نامعلوم افراد نے نشتر کالونی کے علاقہ کماہاں روڈ پر واقع کوٹ مدھا واسنگھ کے قریب گولی مار کر قتل کر دیا اور فرار ہو گئے؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ تحریک انصاف لاہور کی صدر محترمہ نیلم اشرف صاحبہ کے بیٹے نعمان اشرف ہیں۔ مورخہ 2014-01-11 کو مدعی مقدمہ منور جمیل صاحب نے تحریری درخواست دی کہ ان کا بھانجا نعمان اشرف 10:30 بجے دن گھر سے کار نمبری such and such پر اپنے کاروباری شراکت دار وارث علی سے ملنے اور رقم وصول کرنے گیا 4:30 بجے شام وارث علی نے اس کی بہن نیلم اشرف کو فون پر اطلاع دی کہ نعمان اشرف نے بذریعہ پسٹل خُودکشی کر لی ہے اور وہ خُود موقع پر موجود نہ تھا۔ یہ اطلاع اسے اس کے بھائی خورشید احمد نے دی۔ اس اطلاع پر وہ مع نیلم اشرف کے موقع پر پہنچا تو نعمان اشرف گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر مردہ حالت میں پایا گیا۔ گاڑی میں مقتول کا I phone such and such اور ایک عدد پسٹل پایا گیا۔ وقوعہ وارث علی کے ڈیرہ سے چند گز کے فاصلہ پر ہوا اس سے وارث علی، خورشید علی اور ان کے دیگر ساتھیوں پر شک ہے کہ انہوں نے اسے قتل کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ اب تک کی detailed investigation report ہے جو مجھے تفتیشی آفیسر اور متعلقہ ایجنسی نے بھیجی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ رپورٹ کن کی طرف سے ملی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ investigation report پولیس کی طرف سے ملی ہے۔ یہ میں نے محترم لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھجوائی تھی انہوں نے یہ ساری رپورٹ دیکھ لی ہے۔ بہر حال یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ اب تک کی جو تفتیش ہے اس کے مطابق یہ دونوں صاحبان جن پر شک کا اظہار کیا گیا تھا ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ اس کی جو پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے وہ بھی میاں محمود الرشید صاحب نے دیکھ لی ہے۔ اس کے متعلق اگر ان کی کوئی further observation یا رائے ہے تو وہ فرمائیں اس کے مطابق investigation agency سے کہا جائے گا کہ وہ اس کیس کی investigation کو ان سطور پر کر کے اس کو یکسو کیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مدعی اس بات سے مطمئن نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس طرح کے جو بڑے اندھے قتل ہوتے ہیں حالانکہ یہاں پر فرانزک لیب بھی موجود ہے لیکن بد قسمتی کے ساتھ پھر بھی وہ trace نہیں ہوتے اور جو ملزمان پکڑے جاتے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی طریقے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اب تک جو تفتیش ہوئی ہے اس پر ان کے جو لواحقین یا ورثاء ہیں ان کو اعتماد نہیں ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر اس تفتیش کو تبدیل کر کے honest لوگوں کے حوالے کی جائے تاکہ جلد از جلد ملزمان تک پہنچا جا سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے بھی اس میں ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال صاحب بھی اس میں کچھ add کرنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نعمان اشرف صاحب کی investigation report کو میں نے پڑھا ہے جو متعلقہ Investigation Officer نے کی ہے۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ اس ایف آئی آر کے اندر مدعی میاں منور جنہوں نے موقع پر پہنچ کر جس جگہ سے پسٹل اٹھایا یعنی hand break کے قریب سے اٹھا کر متعلقہ تھانے کے کانسٹیبل کو دیا لیکن تفتیش کے دوران اس طرح سے نہیں لکھا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اس کا پسٹل سامنے dash board پر پڑی ہوئی تھی۔ اس قتل کو خُودکشی کا نام دیا جا رہا ہے۔ وہ بچہ انگلینڈ سے law کر کے آیا، Aitchisonian ہے اور وہ شوٹنگ کا بہترین player بھی رہا ہے۔ Evidence کے مطابق اس کے right side سے اسے گولی ماری گئی جبکہ وہ خود left handed ہے۔ اس کی ساری تصویریں دیکھی ہیں بلکہ شوٹنگ کرتے ہوئے اس کا world میں بھی ریکارڈ ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس قتل کو خُودکشی کا نام مت دیا جائے۔ میں رانا صاحب سے آپ کے توسط سے بات کروں گا کہ وہ میرا کزن اور چھوٹا بھائی تھا۔ ٹھیک ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہاں ہوا اللہ کو یہی منظور ہو گا لیکن ہم کو proper investigation کر کے دی جائے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میں ایک بہت اہم بات یہاں کہنا چاہتا ہوں اور وہ اہم بات یہ ہے کہ جب دوپہر کو ہمیں پتا چلا کہ اس کے ساتھ یہ واقعہ ہو گیا ہے۔ رانا صاحب نے جو رپورٹ پڑھی ہے اگر آپ اس رپورٹ کو پڑھیں تو اس کا آپس میں کوئی جوڑ اور تال میل نہیں ملتا کہ اس کے بھائی نے کہا کہ اس نے خُودکشی کر لی ہے۔ میں متعلقہ ایس پی (آپریشن) کا نام نہیں لوں گا۔ اُس نے رات 9 بجے تمام پریس کے کرائم رپورٹرز کو message بھیجا، میرے پاس اس کا ریکارڈ بھی ہے کہ یہ خُودکشی ہے۔ مجھے بتائیں کہ وہ موقع پر موجود تھا؟ اس نے اپنی جان چھڑانے کے لئے اس کو خُودکشی کا رنگ دے دیا۔ یہ لوگ خوفِ خُدا کھائیں اور اس پولیس آفیسر کی جو repute ہے وہ سارے

لاہور کو پتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اپنے گلے سے اس چیز کو اتار کر خُود کشی کا رنگ دے دیا گیا ہے۔ یہ حکومت خوفِ خدا کھائے۔ 14۔ فروری کو اس کی شادی تھی، اس کی بارات تھی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے خُود کشی کر لی ہے وہ کروڑ پتی آدمی ہے۔ انہیں اس بات پر شرم آنی چاہئے کہ ایک ماں کا جواں سال بیٹا سرِ بازار قتل کر دیا گیا اور پولیس افسران کے کہنے پر انہوں نے خُود کشی کی رپورٹ بنا دی۔ کیا اس ملک میں یہی ہوتا ہے اور کیا یہی ہو گا؟ بات یہ ہے کہ۔۔۔

MR SPEAKER: What do you suggest?

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں راناصاحب سے گزارش یہ کروں گا کہ اس کی میرٹ پر تفتیش کروائی جائے۔ ہماری یہ request ہے کہ تفتیش بے شک high level کمیٹی سے کروا دی جائے لیکن ہمارے ساتھ ایسا نہ کریں۔ ایک جوان بچہ جو اپنی ماں کا واحد سہارا تھا لہذا مہربانی کریں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو اچھے انداز میں نمٹایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میاں صاحب نے جس طرح سے جذبات میں بات کی ہے، ہمیں بھی اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ ایک ماں کے جوان بیٹے کے ساتھ یہ واقعہ ہوا۔ جو گفتگو میرے دونوں بھائیوں اپوزیشن لیڈر اور میاں صاحب نے فرمائی ہے اس کا جواب بنتا ہے لیکن میں نے اس لئے اس کو نہیں پڑھا بلکہ جو رپورٹ آئی ہے میں نے ان کو بھجوا دی کہ یہ خود اس کو دیکھ لیں۔ اگر ان کی satisfaction نہیں ہے تو میں نے پہلے بھی اُن سے یہ کہا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی investigation تبدیل ہونی چاہئے اور اگر اُن کا specifically کسی شخص پر اعتماد ہے تو وہ بے شک نام بھی دیں ہم اُن کی تسلی کے مطابق thorough investigation کروانے کو تیار ہیں۔ اس معاملے میں قطعی طور پر گورنمنٹ یا کسی بھی فرد کا کسی قسم کی سوچ یا ایسا انداز نہیں ہے بلکہ ہم یہ بالکل چاہتے ہیں کہ investigation ہو۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے جو جزو ہیں اس سے بات اسی طرف جاتی ہے جس طرف محترم میاں صاحب نے جذباتی انداز میں کہا کہ یہ بڑی غلط بات ہے۔ بہر حال اگر وہ re-investigation چاہتے ہیں تو میں اُن سے کہوں گا کہ وہ اس بارے میں suggestion دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ دونوں صاحبان بیٹھ جائیں اور جس طرح آپ چاہیں اس کے مطابق پھر مسئلہ حل کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جس طرح اور جہاں سے یہ کہتے ہیں وہاں سے re-investigation کروا دیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 406 چودھری مونس الٰہی صاحب کا ہے۔ موجود نہیں ہیں اور مجھے بھی انہوں نے کوئی لکھ کر نہیں بھیجا یا بات نہیں کی لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اگر کسی کی تحریک استحقاق ہے تو take up کر لیتے ہیں۔ میرے خیال میں کوئی نہیں ہے۔ شیخ صاحب! آپ کا ہی ٹائم ضائع ہو گا۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے اور اس کے لئے آدھ گھنٹہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں صرف دو منٹ لوں گا کیونکہ یہ ایک اہم معاملہ ہے اور مجھے پتا ہے کہ اس کے بعد آپ تحاریک التوائے کار لیں گے۔ میں questions کے متعلق رولز آف پروسیجر کے Rule 60 کے بارے میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں جس کو آپ ایک نظر دیکھ لیں، اس کی صرف دو لائنیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ اپنے سامنے رکھیں گے تو اس پر فیصلہ بھی فرما دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہاں پر ایم این اے میاں عبدالمنان صاحب ہمارے Speaker box میں تشریف فرما ہیں جن کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Rule 60 یہ ہے کہ:

60. No Publicity of answer to questions in advance: Answer to questions which Ministers propose to give in the Assembly shall not be released for publication until the answers have actually been given on the floor of the Assembly or laid on the Table.

اب بات یہ ہے کہ میرا سوال تھا لیکن مجھے کوئی پتا نہیں تھا کہ میرا سوال آرہا ہے۔ میں پچھلی تین اسمبلیوں سے یہاں آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے۔ جب کسی معزز ممبر کو پتا ہی نہیں ہوگا کہ میرا سوال آرہا ہے تو وہ اس پر کیسے سوال کرے گا؟ یہ misinterpretation ہے اور publication کا مطلب ہے کہ یہ میڈیا کے لئے ہے but not for the Assembly Members اس لئے پچھلے بیس سال سے اگر ہمیں جواب ایک دن پہلے مل جاتے ہیں تو ہم اس پر ضمنی سوال بھی تیار کر لیتے ہیں اور ہمیں پتا بھی لگتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو دیکھتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے یہ فیصلہ فرمادیا کہ جس دن جواب آئے گا اسی دن منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ یہ لفظ publication پڑھ لیں جو publication for the media ہے لیکن ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہمیں اگر ایک دن پہلے جواب ملے گا تو ہم اس کی تیاری کریں گے۔ اب میں کوئی ولی تو نہیں ہوں اور مجھے کیا پتا کہ آج میرا سوال آرہا ہے۔ آپ اس کا خود فیصلہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ تو پتا ہے کہ اجلاس شروع ہے۔ کیا آپ کو یہ نہیں پتا کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اسمبلی کا اجلاس شروع ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کی timings بھی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مجھے یا کسی بھی معزز ممبر کو کیسے پتا چلے گا کہ آج میرا سوال ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ سے علیحدہ بات کر لوں گا۔ جی، ایجنڈا جاری رکھا جائے۔ بہت مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ Ruling دے دیں۔ کیا میں غلط بات کر رہا ہوں؟

MR SPEAKER: Let me proceed.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر کوئی معزز ممبر بات کر رہا ہو تو مائیک بند نہیں ہونا چاہئے جب تک کہ آپ نہ کہیں کہ اسے بند کر دیں۔ یہ لوگ مائیک کیوں بند کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کے تابع نہیں ہیں بلکہ یہ میرے حکم پر چلتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: آپ ان کو کہیں کہ مائیک بند نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ publication کا مطلب کیا ہے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ایسے ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ کیا آپ یہ کام چلنے نہیں دینا چاہتے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا معاملہ بھی پولیس سے ہی related ہے۔ اگر آپ صرف دو منٹ دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: کیا پولیس سے متعلقہ ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جی، پولیس سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اِن کی بات اب سن لی جائے۔ اب ان کا بھی پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس publication پر Ruling دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اس پر Ruling دوں گا لیکن میں پابند نہیں ہوں کہ ابھی آپ کو Ruling دوں۔ I am not bound

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ابھی نہ دیں لیکن بعد میں Ruling ضرور دیجئے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں نے یہ لکھ لیا ہے۔ Ruling is reserved

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شیخ صاحب کی بات بالکل valid ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر
ایس ایچ او تھانہ کنگن پور ضلع قصور کا عدالتی حکم
کے باوجود ایف آئی آر درج نہ کرنا

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت اہم معاملہ کی طرف صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تھانہ کنگن پور کے علاقہ میں میرا موکل گاؤں ہے وہاں پر 24تاریخ کو دو ہمسایوں کی آپس میں لڑائی ہوئی۔

جناب سپیکر: کس کی لڑائی ہوئی؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے گاؤں میں24تاریخ کو دو ہمسایوں کی آپس میں لڑائی ہوئی۔ میں آپ کو مختصراً بتادیتا ہوں کہ میڈیکل رپورٹ بھی اُن کے پاس ہے جس کو لینے میں اُن کو ایک ہفتہ لگا۔ تین تاریخ کو سیشن کورٹ سے انہوں نے ایف آئی آر درج کرنے کے آرڈر لئے لیکن ایک مہینہ تین دن ہو چکے ہیں مگر صرف اور صرف متعلقہ ایس ایچ او کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایف آئی آر درج نہیں ہو پا رہی۔ ایک عام آدمی جو اپنا بازو تڑوا چکا ہے وہ ایک ایف آئی آر درج کروانے کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ہمارا یہ حال ہے کہ ایک قانون نافذ کرنے والے ادارے سے ہوتے ہوئے ایک افسر صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے ایک عام آدمی کی ایف آئی آر درج نہیں کر رہا تو ہم اس ملک اور اس صوبے کو کیسے چلائیں گے؟ میرے پاس سارے documents ہیں جن پر سرکاری مہریں لگی ہوئی ہیں، تاریخیں پڑی ہوئی ہیں اور سیشن کورٹ کا آرڈر بھی ہے جو تین تاریخ کو آیا ہے لیکن اس وقت تک ایف آئی آر درج نہیں کی جا رہی؟

جناب سپیکر: یہ actual مضروب کی ہے یا کسی اور کی لگی ہوئی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ اس کی ہی ہے اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس میں کوئی ایک بھی لفظ اگر غلط ہوگا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں گا۔

جناب سپیکر: راناصاحب!اسے ذرا دیکھ لیں۔ میرے خیال میں بعد میں آپ راناصاحب سے مل لیجئے گا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سیشن جج کا جو آرڈر ہے اس کو میں نے implement نہیں کروانا بلکہ باقاعدہ اس پر قانون ہے کہ اگر سیشن جج نے ایف آئی آر کا آرڈر دیا ہے اور اس کو implement نہیں کیا جارہا تو یہ وہاں پر contempt of Court کی application دیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ اس کے لئے contempt of Court move کر سکتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جب وقوعہ ہوا تو پولیس نے کچھ نہ کیا پھر آخر کار اسے سیشن کورٹ جانا پڑا۔اس ڈیڑھ مہینے میں اس کی میڈیکل رپورٹ لگی ہوئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وقاص صاحب کی بڑی genuine بات ہے۔ عرض یہ ہے کہ لاہور شہر سمیت پورے پنجاب میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ میں being Leader of the Opposition دو دفعہ جا کر CCPO صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ ایک مہینے سے لاہور شہر کے فلاں حلقے میں یہ وقوعہ ہوا ہے اور لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں مگر کوئی ایف آئی آر درج نہیں کرتا۔ دو ماہ پہلے خود راناصاحب سے میں نے بات کی تو انہوں نے سابقاCCPO کو فون کیا تو ایک ایف آئی آر درج ہوئی۔ میں پچھلے پندرہ دن سے جا رہا ہوں اور کل دوبارہ CCPO کے پاس جا کر رو پیٹا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اِن کا کیس plead کر رہے ہیں یا اپنا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ practice چل پڑی ہے۔ خدارا پولیس سے کہیں کہ جو بے چارے مظلوم لوگ ہیں جن کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے یا مار پیٹ ہو جاتی ہے وہ ظلم اور زیادتی کے باوجود تھانوں کے چکر لگاتے ہیں مگر اُن کی ایف آئی آر درج کیوں نہیں ہوتی؟ آپ ضلع کی سطح پر کوئی ایسا mechanism بنا دیں یا کوئی Complaint Office بنا دیں۔ اگر یہ ایم پی اے کہہ رہے ہیں کہ میں اتنی دفعہ خود بھی گیا ہوں، سیشن کورٹ کا آرڈر بھی موجود ہے مگر ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی لہذا ہمیں یہ بتایا جائے کہ پولیس جو شتر بے مہار ہو گئی ہے اِن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ عوام کی دادرسی کے لئے لوگ ایم پی ایز، ایم این ایز اور وزراء صاحبان کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں اور خوار ہوتے ہیں لیکن direct ایک عام شہری اور پاکستانی کے ساتھ کوئی ظلم اور زیادتی ہو جائے تو وہ تھانے میں جائے تو اسے entertain ہونا چاہئے،اس کی دادرسی ہونی چاہئے

اور اس کی ایف آئی آر درج ہونی چاہئے۔ خیبر پختونخواہ کے اندر ایف آئی آر online درج ہو رہی ہے لہذا میں یہ کہتا ہوں کہ رانا صاحب تھانہ کلچر کے متعلق کوئی step لیں۔ وزیر اعلیٰ موصوف نے اپنی پہلی تقریر میں بڑی اچھی باتیں کیں لیکن اس پر عملدر آمد کروائیے، تھانہ کلچر کو بدلئے اور لوگوں کے ساتھ جو ظلم اور زیادتیاں ہوتی ہیں اُن کی ایف آئی آر درج کروانے کا کوئی بندوبست ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ اور اپوزیشن مل کر اس بات کو سرے چڑھائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے۔ مجھے اب کوئی کام تو کرنے دیں۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟ میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جی، میں ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں پیچھے فتیانہ صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ بیٹھ جائیں۔ ابھی آپ کی بات سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ جی، صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے ایک request کرنی تھی کہ لاء منسٹر صاحب نے یہاں دو چیزوں کی تشریح کی ہے۔ ایک لوکل گورنمنٹ الیکشن کے نکات کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ بات کی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے عدالت کے فیصلے کو غلط quote کیا ہے۔ آپ میری بات تو سن لیں۔ سیکشن A کا سیکشن 10 جو ہے جس کے ذریعے لوکل باڈیز الیکشن کے mandate کو یہ چرانا چاہتے تھے اُس کو عدالت نے null and void کیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔ ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 651/13 محترمہ جیّدہ خالد خان کی طرف سے ہے۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کا ابھی تک جواب نہیں آیااور اس کی میں نے request کی تھی کہ next week تک کے لئے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 653/13 بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس کے لئے بھی same request ہے کہ next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر:اس کا جواب نہیں آیا یا کیا بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!جواب موصول نہیں ہوا اس لئے next week تک جواب موصول ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 707 ہے۔

جناب سپیکر:اس کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی،جناب سپیکر!اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے جس کا نمبر 13/707 ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھیں۔

(اذانِ مغرب)

پنجاب میں انسانی گردوں کی خرید وفروخت کھلے عام جاری

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب حکومت نے گردہ فروشی اور دوسرے انسانی اعضاء کی خرید و فروخت کے غیر قانونی کام کے سدباب کے لئے ایک قانون بعنوان Punjab Human Organ Transplant Act 2012بنایا ہے جس کے تحت ایک خود مختار Human Organ Transplant Authority قائم کی گئی ہے جس کا مرکزی دفتر اسلام آباد میں ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اور اس میں تمام صوبوں کی نمائندگی شامل ہے نیز تمام صوبوں میں Monitoring and Evaluation Committees بنائی گئی ہیں۔ پنجاب میں یہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی لاہور میں کام کر رہی ہے۔اس اتھارٹی کو انسانی اعضاء بشمول گردہ فروشی کے غیر قانونی کام کو روکنے اور قانونی دائرہ کار کے اندر رکھنے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ مندرجہ بالا قانون کے تحت انسانی اعضاء اور گردہ فروشی کے کام میں ملوث افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے اور یہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہے۔ عوام الناس اس گھناؤنے جرم میں ملوث لوگوں کی نشاندہی کے لئے اس فعال کمیٹی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔اس ضمن میں حکومت پنجاب اپنی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے اور مؤثر اقدامات کے ذریعے اس گھناؤنے کاروبار کا سدباب کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔اب اجلاس بروز منگل مورخہ 11۔فروری 2014 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔